بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

مخمس

نام تاریخی

در مطبع نامی لکهنو واقع باحسن الوجوه طبع شد

SOCIETY

برچیده از کتابخانه دیجیتال هندوستان http://dli.iiit.ac.in
باز نگثیر از کتابخانه کتاب فارسی http://www.KetabFarsi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح عالیجناب مستغنی الالقاب گردون سریر خورشید نظیر مریخ شوکت مشتری صولت عطارد خدم قمر حشم قبلہ اعظم کعبہ مکرم حضرت مولانا مرشدنا مولوی ابو محمد عبد الغفور خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر ڈہاکہ خلد اللہ دولتہ وحشمتہ

صبحدم کل جو غلبہ نیند کا مجھ پر تھا ۔ دیر تک بستر راحت پہ پڑا سوتا تھا

دفعتا دیکھتا کیا ہون کہ سرہانے میرے ۔ ایستادہ ہی جوان ایک حسین و زیبا

رخ ہی وہ رخ کہ کرے مہر قیامت کو خجل ۔ قد ہی وہ قد کہ قیامت کرے جھک کر مجرا

بسکہ حیران رہی صورت آئینہ تمام ۔ دیکھ لے ماہ جو اوس رشک قمر کا ماتھا

شعلۂ شمع صباحت تھی وہ روشن بینی ۔ آتش حسن سے تھا صاف بھبھوکا چہرا

دام کاکل نے کیا صید دل عالم کو ۔ پیچ سے اوسکے کبھی کوئی نہ باہر نکلا

دیکھ کر باغ مین اوس رشک چمن کی آنکھین ۔ فرط گریہ سے ہوا دیدۂ نرگس اندھا

ابروؤن کی ہی عجب شان کہ سبحان اللہ ۔ قوس گردون ہی تصدق تو ہلال آئینہ نما

ابرو وہ تیغ کہ کہتے ہین جسے تیغ اجل ۔ مژہ وہ تیر جسے کہتے ہین سب تیر قضا

لب جان بخش ہی دے جان مسیحا اپنی ۔ اور دل خضر خط سبز پہ ہو جاے فدا

لب لعلین ہی سو بیرنگ عقیقی یمنی ۔ در دندان سے جو ہے آب ہی در یکتا

پانی پانی ہی زبس شرم سے دریا مین گہر ۔ دیکھ لیوے جو کبھی گوہر دندان کی صفا

صدف بحر لطافت مین وہ گوش صافی　　برگ گل سے کہین بڑھ نرم و ملایم وہ سوا

دہن تنگ کے اوصاف بیان ہون کیونکر　　جائے گنجایش تقریر نہین ہے بہ خدا

دہن تنگ پہ کیا کیا نہوئے وہم وگمان　　کبھی عنقا کبھی غنچہ کبھی نقطہ لکھا

دست انور کی ضیا پر ہے تصدق خورشید　　اور کف دست پہ ہے جلوۂ مہتاب فدا

دیکھ کر پنجۂ رنگین کو خجل ہو مرجان　　پنجۂ مہر نہ ہم پنجہ ہو اوس سے اصلا

شمع کافوری ہے یا گردن پرنور ہے یہ　　خود صفا جسکی صفائی پہ بدل ہے شیدا

شاخ بلور کی تھی ساعد سیمین مین چمک　　دو نو بازو تھے مگر قوت بازوی صفا

سینۂ صاف ہے یا آینۂ قدرت حق　　شاہد حسن کا جسمین نظر آیا جلوا

شکم صاف ہے یا موجۂ دریاے جمال　　ناف ہے ورطۂ دریاے صباحت گویا

ساق روشن کی صفت مجھ سے رقم ہو نہ کبھی　　شمع پروانہ بنے دیکھ لے گر اوسکی ضیا

پانون وہ پانون اگر دیکھ لین یکدست حسین　　سرفرازان جہان دین بسر تسلیم جھکا

تن پرنور پہ تھا اوسکے لباس پر زر　　سر سے تھا پانون تلک نور کا پتلا گویا

یک بیک مجھ سے وہ ہنس ہنس کے لگا یون کہنے　　ہے خوشی سب کو کہ دیوان ہوا ختم ترا

گو کہ اوصاف سخن سے ہے مکمل یہ کتاب　　باقی اک نقص بہت سخت ہے اسمین حاشا

تیرے استاد کے استاد جو ہین ای حسن　　نہین اس نامۂ رنگین مین کہین انکی ثنا

اون کے اوصاف بھی ہو جامین جو تحریر ابھی　　پھر تو بے مثل ہو لاریب یہ دیوان تیرا

مدحت حضرت ناسخ جو ہو جائے رقم　　رتبہ اس نظم کا ہو نظم ثریا سے سوا

کھل گئی آنکھ مری سن کے یہ باتین فوراً　　بستر خواب سے مین ششدر و مضطر اٹھا

اور لیا جلد قلم ہاتھ مین اپنے مین نے　　دفعتاً مدح حضوری مین یہ مطلع لکھا

مطلع ثانی در مدح حضوری

ای فلک ماہ ملک رتبہ مبارک سیما　　بحر مواج سخا ابر گہر بار عطا

آفتاب فلک قدر زمرد برج حشم　　سرمۂ چشم حیا غازۂ رخسار وفا

صاحب صدق و صفا عالم کبرا انصاف — عالم و عارف با فہم و عقیل و دانا

کعبۂ قبلہ پرستان ہو رخ پاک حضور — کیون نہ ایسی ہمت کرین اہل عقیدت سجدا

ڈوب جاوے یم حیرت مین کیون بحر کا لے — دیکھ لے آپ کی گر طبع رسا کا دریا

آپ کی بحر طبیعت کے مقابل لاریب — ایک قطرہ سو بھی کمتر ہین یہ ساتون دریا

رشک کا تیر لگے قلب عطارد کو وگا — وقت تحریر اگر آپ کا دیکھے خاما

دست مریخ مین ٹھہرنے کی نہ ہرگز شمشیر — آپ کی سیف زبانی کا جو پھیلا شہرا

آپکی عقل و فراست کی جو سن لے توہین — مشتری چرخ پہ دیوے سر تسلیم جھکا

پیشوا اہل سخن کے ہین جہان مین حضرت — کیون کہے آپکو عالم نہ امام الشعرا

آپ کی فکر منور کا جو چمکا خورشید — بنگیا چرخ پہ خورشید جہانتاب سہا

نور خورشید کا گہٹ جائے برنگ مہتاب — راے انور سے کرے وہ نہ اگر کسب ضیا

سایہ افگن ہوا گر آپ کا خورشید کرم — سنگ ریزہ ہو لب کوہ پہ لعل حمرا

گلشن خلق سے گر آپ کی پھیلاوے نسیم — ہر خس و خار سے ہو بوے گل تر پیدا

حلم مین آپ ہین گر کوہ تو رفعت مین فلک — فیض مین ابر ہین گر آپ سخا مین دریا

رنج کسرا کو تہہ خاک ندامت ہوگی — عدل و نصفت کا اگر آپ کے شہرا پھیلا

مرغ سدرہ کے رسائی ہو وہان تک دشوار — ہی بلند آپکا ایوان مراتب ایسا

مجھسے کیونکر ہون بیان آپکے اوصاف جمیل — نطق کو تاب ہی اتنی نہ زبان کو یارا

اب دعا خالق عالم سے یہی ہی اپنے — یعنی جبتک ہی زمین اور فلک کی ہی بنا

جبتلک دور ہین چرخ پہ یہ شمس و قمر — جبتلک ہی مہ و خورشید مین تنویر ضیا

باغ آفاق مین جبتک ہی خزان اور بہار — میرے ممدوح کا ہو گلشن امید ہرا

کشت مقصد پہ برس جاے سحاب رحمت — رہے سرسبز سدا نخل تمنا انکا

رہین منصور و مظفر وہ جہان مین ہردم — دن بہ دن انکی ترقی ہو مراتب [illegible]

اون کے احباب رہین شاد جہان مین ہردم

اون کے حساد رہین دہر مین پابند بلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع دیوان ہی محسن رب اکبر کی ثنا
حسن مطلع ہے شمع روز محشر کی ثنا

مجھ سے کیونکر ہو بیان خلاق اکبر کی ثنا
ہو بھلا ذرہ سے کیا خورشید انور کی ثنا

روز و شب لکھتا ہی خامہ وصف بوبکر و عمر
اور کرتا ہے رقم عثمان و حیدر کی ثنا

بعد وصف چار یار با صفائے مصطفی
لکھیے تحریر جو رقم آل اطہر کی ثنا

جبتلک گویا ہی محسن کے منہ میں زبان
ہی مرے ورد زبان شبیر و شبر کی ثنا

لکھا ہی وصف جواہر جو روش کر دی رنگین کا
لقب ہی گلشن جنت مرے باغ مضامین کا

جہان پر رعب چھایا ہی تری چشم غزالین کا
جگر کینہ شمشیر اصفہان ہی تری ظالم شمشیر تالین کا

تماشا کر رہا ہوں میں گل رخسار رنگین کا
نہ کیونکر دامن نظارہ ہو دامان گلچین کا

تماشا بنگیا ہر یک حباب بحر پانی میں
پڑا سایہ جو پانی میں ترے لب ہائے شیرین کا

شمیم مشک اذفر سے معطر ہو گیا عالم
کھلا عقدہ جو محسن یار کے گیسوئے شکین کا

فراق یار میں بے طور ہی نقشہ مرے دل کا
جسے منظور ہو دیکھے تڑپنا مرغ بسمل کا

دلا بحر محبت ہی عجب دریا ہی بے پایان
تباہ ہوں تلک ملتا نہیں ہی جسکے ساحل کا

الٰہی عید قربان کی ہمیں حاصل شہادت ہو
گلے سے اپنے مل جائے گلا شمشیر قاتل کا

دل دیوانہ مجنون یکایک بیٹھ جائے گا
ہوا سے اور گرا یا پردا اگر لیلی کے محمل کا

لٹکتے ہیں سر عشاق دیوار و در پہ ہر جا
بتا تجھکو بتاتا ہوں یہ قدم کہ عشق قاتل کا

کبھی سلجھا نہ اسکا [illegible] تھا [illegible] سے اپنے
ہوا وا ایکدن عقدہ ترا محسن مرے دل کا

جو ساتھ غیرون کے تمکو پیتے میان گلشن شراب دیکھا
کسیکو نالان کسیکو حیران کسیکو چشم پر آب دیکھا
عجب طرح کی ہوا مین خوشبو ترے پسینے کی ساتھ آگ لگی
ڈرا نہ آفات روز محشر سے مجھکو ہر چند کہ عالم

وفور سوز الم سے جلتے دل اپنا مثل کباب دیکھا
تمہاری آنکھون کی گردشون سے جہان سارا خراب دیکھا
وفور خجلت سے بڑھ کے شبنم سے مینہ پیا گلاب دیکھا
شب جدائی کا مینے واعظ ہزار رنج و عذاب دیکھا

غضب ہے دانتون کی آبداری کہان ہے گوہر مین جھلملاہٹ
مقابل اونکی صدف مین محسن گہر کو خجلت سے آب دیکھا

ہمکنار گردون گرد نالہ رو ہو جائیگا
سنبل تر کی حقیقت مو بمو کھل جائیگی
تشنگی آب شہادت کی جو نہ بجھائے گی
دیدۂ تر سے مرے گر تو کریگا سامنا
طوق بن مری گردن مین پڑیگا ایک بل

اے صبا سر سبز باغ آرزو ہو جائیگا
سامنا تجھسے جو زلف مشکبو ہو جائیگا
تر جب آب تیغ سے قاتل گلو ہو جائیگا
دیکھنا اے ابر تر بے آبرو ہو جائیگا
طوق زر ان جسکو گھڑی زیب گلو ہو جائیگا

کوچۂ جانان مین شبکو تو نہ جا محسن مدام
دیکھ رسوائی جہان اک روز تو ہو جائیگا

سینہ کی باتون کا جواب اسنے نہ ملا اگر
غش پہ غش آنے لگی دیکھ کے صورت تیری
سینہ کی نظرون سے ذرا دیکھ ادہر او قاتل
ابھی مین مرتا ہون و غیر پہ جان تیری مین

ہمنشین اپنا نہ ہوتا جو نصیبا الٹا
جب ہوا نے در دلدار کا پردا الٹا
اب تو دم بھرنے لگا عاشق شیدا الٹا
اثر نقش محبت نظر آیا الٹا

کوچۂ یار کی یاد آئین بہارین جبدم
جاکے فردوس مین محسن مین پھر آیا الٹا

ترا گیسو شام مین تھا مین جب اے حسین آیا
پہ تیغ روشن ہوا نمایان جو اوسکا زلف تبسگو نگیر
تہ تیغ دو دم مینے جھکا دی اپنی گردن کو
ستم پر ہے ستم ہر دم جفا پر ہے جفا یہ ہم

مین سمجھا کشور تاتار و چین زیر نگین آیا
ہوا غل سنبلہ کے برج مین مہر جبین آیا
وہ جب کھنچے ہوئے سر پر مرے شمشیر کین آیا
یہ کس بیرحم پر اپنا دل اندوہگین آیا

مری باتین ہوئین باور نہ ہرگز آپکو صاحب
عدو سے زشت خو کا آپکو کہنا یقین آیا

ثنا خوان ہون جو محسن گیسوے مشکین جانان کا
جھکا کے سر سے تسلیم کو خاقان چین آیا

دیوانہ ہون اس دشت مین اک رشک پری کا
دیکھے جو چمن باغ مین اوس رشک پری کا
لا کر گل نرگس مرے مرقد پہ چڑھا تو
خورشید کے انکھون کو لگے کیون نہ چکا چوند

ہر شور جہان مین مرے شوریدہ سری کا
اوڑ جائے نہ کیون ہوش ہر اک کبک دری کا
اے یار مین کشتہ ہون تری خوش نظری کا
زیب بدن یار ہوا جامہ زری کا

اس رشک مہ و مہر کو گر دیکھ لے محسن
احوال دگرگون ہو ہر اک حور و پری کا

تمکو جسم عتاب مین دیکھا
رخ جانان نقاب مین دیکھا
اشک چشم پر آب مین دیکھا
اثر آب حیات سے بڑھ کر

اپنے دل کو عذاب مین دیکھا
مہر تابان سحاب مین دیکھا
بند دریا حباب مین دیکھا
مین نے ساقی شراب مین دیکھا

نور اوس رشک مہ کا محسن
ماہ مین آفتاب مین دیکھا

لگا نہ ہوتا اے محسن سوز نے پیچ جان اپنا
وہ بلبل ہون کہ اک مدت سے ہون قید قفس مین
مین ہون اک جنس ناکارہ دلا بازار ہستی مین
الٰہی اسقدر تو دے اثر تاثیر سے نالون مین

نہ ہوتا حشر مین حامی جو شاہ دو جہان اپنا
بندھا تھا ایکدن نخل چمن پہ آشیان اپنا
خریدار اپنا ہے کوئی نہ کوئی قدردان اپنا
کہ ہو وے مہربان مجھ پر بت نامہربان اپنا

نہ ہوگا اس چمن مین کوئی بلبل مجھسا اے محسن
جلا ڈالا فصل گل مین باغبان نے آشیان اپنا

نقش الفت جو ترے دل پہ بٹھایا نہ گیا
دست کاری تو بہت سعی و بہزاد کی

بزم مین تیرے رقیبونکو اوٹھایا نہ گیا
نقشہ لیکن تری صورت کا بنایا نہ گیا

پرچہ ہے جو ترے ہجر مین لکھا آنکھ
پڑھ کے نامہ جو گیا اوسنے تو قاصد تجھسے

ہسو دل اپنا کسیطرح چرا لیگیا
میرا پیغام زبانی بھی سنایا نہ گیا

اک فقط صدمہ فرقت سے نہ اوٹھا محسن
کون سا ظلم تھا انکا جو اوٹھایا نہ گیا

لکھا ہے وصف جو مین نے سراپا حسینانکا
تصور تھا جو دل مین اسپہ رنگین زبان کا
پس مردن خیال آیا جو ہمکو کوئی جانان کا
لب جان بخش پر عیسی ہو گیا اک جان تیر مین

گمان میرے بیاض شعر پر ہے یوسفستان کا
دکھایا رنگ اشکون نے مرے لعل خوبان کا
ہماری قبر مین وا ہو گیا در باغ رضوان کا
تصدق سا مرے بھی ہو تمہاری چشم فتان کا

اجل آ کے بالین پر مرے پھر جاتی ہے محسن
دم مردن تصور ہی ہوا دم برگشتہ مژگان کا

دل ہوا شاد ان نہ اک دن بلبل ناشاد کا
سرو اگر تماشے چمن مین نہ ستی قد یہ گیا
سینہ کر لیتی ہے مرغ دل کو بد تیر و کمان
رحم کر اسے کافر بے دین خدا را رحم کر

فصل گل مین بھی اوسے کھٹکا رہا صیاد کا
سیدھا ہو جائے جو دیکھے قد مرے شمشاد کا
کام سیکھا ہے نگاہ یار نے صیاد کا
اب تو صدمہ اوٹھ نہین سکتا تری بیداد کا

ہو دعا محسن کے یا رب بطفیل پنجتن
بول بالا ہو مرا بھی اور مرے استاد کا

جب مرے دلکو خیال تیر مژگان ہو گیا
نہ ہوا شاید کہ بلبل کے اسیری کا ادی
باغبان گلشن مین دل لگنے کی صورت ہی نہین
اوس لب جز نما سے اور خرام ناز سے
تو وہ وادی مین کتنی بے خبری گے تھا یہ حال

روز گھٹا تن پر مرے خار مغیلان ہو گیا
چاک کیون آ باغبان گل کا گریبان ہو گیا
یار کا بوٹا سا قد آنکھون سے پنہان ہو گیا
مردہ زندہ ہو گیا اور زندہ بیجان ہو گیا
طوق آہن ضعف مین اب تو گریبان ہو گیا

لکھا مطلب سخن اسکو صلہ مین لا کلام
جو کوئی استاد کا محسن ثنا خوان ہو گیا

کھون کیا موسم گل مین چمن کا کیا تجمل تھا
ہوا بیہوش جو دیکھی ہے اک نظر آکر
تو وہ گل ہے کہ تجھکو دیکھ کر گلشن مین اگر
کسی پرشک پری کے جو پڑتے تھے عالم مین

کہین لالہ کہین سنبل کہین تختہ گل تھا
صنم کے چشم شہلا تھی کہ ساقی ساغر گل تھا
پریشان حال بلبل تھا گریبان چاک گل تھا
ہمارے جوش وحشت کا بپا آفاق مین غل تھا

شب وصل صنم کا حال کیا تم سے کہین محسن
نہ تاب صبر تھی دل کو نہ یارا ے تحمل تھا

مرادین دل کی بر آئینگی جو وصل میسر ہوگا
وہ کہو تو صنم اک بوسہ اگر دیگے تو کیا ہوگا
بھلا کسکی عیادت کو چلے آپ اے مسیحا دم
ادا نے سامنے [illegible] جو اگر آپ نہین سنے

خدایا وہ بت کافر کسی دن تو مرا ہوگا
وفا مین تمکو ہم دین گے دو عالم مین بہا ہوگا
مریض ہجر اتنک آپ کا تو مرگیا ہوگا
محبت کا بھی حق ہوتا ہی الصاحب ادا ہوگا

رہیگا سامنا روز قیامت کا تجھے محسن
کبھی تو طائر دل دام گیسو سے رہا ہوگا

تو جو پہلو سے مرے اوٹھکے دلارام گیا
مین تو کہتا تھا کہ تو ہوگا پریشان جاکر
بلبلین بھول گئین گل کی طرح گلشن مین
اسقدر روے ہوے کور مثال یعقوب

دل ناکام نے سے راحت کی آرام گیا
کوچہ زلف مین کیون اے دل ناکام گیا
بے گلگشت چمن میں جو وہ گلفام گیا
تو بھی روتا ہمارا سحر و شام گیا

گیسو ے یار ہوئے میرے اسیری کا سبب
مرغ دل پھنس گیا محسن جو سوے دام گیا

دل و جان سے فدا ہو نہین شفیع روز محشر کا
جو دیکھے جوش رونے مین ہمارے دیدہ تر کا
فراق دیدہ [illegible] رو لاتا ہو مے ساقی
اثر ہوتا نہین ہی خاک بھی کچھ آہ کا اس مین
تب فرقت سے [illegible] لیا ہوا ہون [illegible] کا

ثنا خوان ہین ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا
وفور شرم سے ہو پانی پانی دل سمندر کا
گمان ہو دیدہ تر پر ہمارے [illegible] کے ساغر کا
بتان سنگدل کو دل دیا خالق نے پتھر کا
نشان ملتا نہین مجھکو بھی محسن جسم لاغر کا

ہون جو مین عاشق کسی گل پیرہن دلدار کا
اپنی جسم زار پر عالم ہے بلبل خار کا

سلک دندان کی تری لکھو صفت اے شاہ حسن
دست صلہ مین مجھکو مالا گوہر شہوار کا

لگ گئے یون مین ہون تیرے گو مسلمان اے صنم
ہر مرے تسبیح مین رشتہ ترے زنار کا

ساغر مے کی تجھے دینے مین کیون تاخیر کی
دل دکھاتا ہے عبث کیون ساقیا میخوار کا

واہ محسن خوب لکھا ہے غزل تو اے نیون
ہو گیا ہے دور تک شہرہ ترے اشعار کا

گر کرم تیرے حسن کا بازار نہوتا
جان بیچ کے مین تیرا خریدار نہوتا

اے شیخ بتون سے مجھے الفت جو نہوتی
ہر دانے مین مرے رشتہ زنار نہوتا

پیتے نہ اگر ابرو سے خدار کو ہم
دو تیغ بکف قتل کو تیار نہوتا

اے یوسف ثانی جو تری چاہ نہوتی
چرچا مرا ہرگز سر بازار نہوتا

کیون نقطۂ موہوم بھلا باندھتے محسن
پنہان جو نظر سے دہن یار نہوتا

ساقی بغیر دیکھے ہے عالم کباب کا
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا

مجھکو کیا خراب اسی نے جہان مین
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا

لبریز ہو چکا ہے مرا جام زندگی
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا

تو ہی محفل عیش ہوا آکے محتسب
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا

محسن شراب پینے سے کرتا ہون توبہ مین
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا

لیلائے زلف یار کا جو دیوانہ ہو گیا
مجنون کی طرح ساکن ویرانہ ہو گیا

جس دم خزان سبز قدم نے رکھا قدم
پھولا پھلا جو باغ تھا ویرانہ ہو گیا

اے مے پرست فرقت ساقی مین رات کو
لبریز اپنے عمر کا پیمانہ ہو گیا

کیا انقلاب چرخ کا عالم کرون بیان
اپنا جسے مین سمجھا وہ بیگانہ ہو گیا

کیا پوچھتے ہو محسن مے کش کا حال تم
مدت ہوئی وہ ساکن میخانہ ہو گیا

بیان کس سے ہو رتبہ رسول نیک سیرت کا
وہ مومن ہو مقرر ہے جو محمد کے نبوت کا
نہیں بخشا ہے رتبہ خالق عالم نے عالم میں
کیا جو آپ کو پیدا جہان میں یہ ارادہ تھا

ملائک شوق رکھتے ہیں بدل انکی زیارت کا
وہ کافر ہے ہوا منکر جو حضرت کی رسالت کا
ثبوت کار رسالت کا شجاعت کا شرافت کا
دکھائے خلق کو خالق تماشہ اپنی قدرت کا

عذاب جان کنی تجھ پہ نہ ہو محسن دم مردن
رہے جاری زبان پر نہ یہیں گر نام حضرت کا

دل دام محبت میں پھنسانا نہیں اچھا
تھا اگر کوئی روز تو ملنے کو خدارا
مظلوم کے آہون میں تو بجلی کا اثر ہے
دم بس اگر لیتے تو تم ہم سے گزرتے

ہر لحظہ غم و رنج کا کھانا نہیں اچھا
بالا تجھے ہر روز ستانا نہیں اچھا
ظالم کسی بیکس کو ستانا نہیں اچھا
اب یہ سر یون منہ کا بنانا نہیں اچھا

تم [illegible] ہیں [illegible] کی آسیان
ہر بات میں محسن کو بنانا نہیں اچھا

پیدا وہ نور سے جب روئے پیمبر نکلا
جب میں جانوں کا ہوا خاتمہ بالخیر مرا
قبر میں مجھکو نکیرین کا کچھ خوف نہیں
شامل خاک مدینہ کی جبین پر ہے

برج [illegible] مہر ندامت سے نہ باہر نکلا
دم مرا گر ترے دروازہ پہ جا کر نکلا
گر زبان سے مرے وان نام پیمبر نکلا
دل کا ارمان ندا نے خالق اکبر نکلا

خواب میں دیکھ لیا روئے جناب احمد
آج ارمان دل محسن مضطر نکلا

باد خزان کا باغ میں جب نکا جو چل گیا
پستان یار کا جو ہوا شہرہ جا بجا
مجھ سے کیا کنارا جو اوس نخر حسن نے
بیٹھا ہوا تھا دیر سے آغوش میں وہ یار
محسن دیکھا نہ آپ نے باز غم فراق

دم بلبل حزین کا بدن سے نکل گیا
آیا جو وہ [illegible] کف افسوس مل لیا
آنکھون سے میرے اشک کا دریا ابل گیا
خرف وصال سن کے لکایک مچل گیا
بس دو ہی دن میں چہرہ حضرت بدل گیا

گلشن سے جب وہ رشکِ گلستان نکل گیا
ہر پھول چاک کرکے گریبان نکل گیا

آغوش سے جو وہ مہِ تاباں نکل گیا
پہلو کو چیر کر دلِ نالان نکل گیا

تم آکے ایک شب جو مرے ساتھ سو رہے
حسرت نکل گئی مرا ارمان نکل گیا

اسوقت آپ اٹھے عیادت کیواسطے
جب دم ہمارے جسم سے اے جان نکل گیا

محسن اکیلا چھوڑ کے مجھ سے ہزار حیف
پہلو سے آج کیوں دلِ نالان نکل گیا

دل کو اپنے عارضِ جانان پہ قربان کردیا
جان کو ہمنے فدائے چشمِ فتان کردیا

اے بشر فرطِ تکبر سے نکر ہاں کبھی
کبر نے کیسے ملک کو دیکھو شیطان کردیا

عیش معشوقوں کو بخشا رنج و غم عشاق کو
گل کو خندان کردیا بلبل کو نالان کردیا

کچھ نہ پوچھو حال عشقِ خانمان برباد کا
خانہ آباد صدہا اوس نے ویران کردیا

خضر تو اسکے محسن کس سے مدحت ہو بیان
حق نے اونکو غیرتِ سحبان و حسان کردیا

شیدا ہوں جان و دل سے رسولِ کریم کا
کیا خوف مجھکو حشر میں نارِ جحیم کا

پرتو سے تیرے گوہرِ دندان کے عرش پر
ہمسر ہر ایک ذرہ ہو دُرِ یتیم کا

یارب شگفتہ کردے مرا غنچۂ مراد
ہو جو گذر ادھر بھی کرم سے نسیم کا

کرتا ہوں آہ جب قدِ بالا کی یاد میں
اوڑتا ہے ہوش حاملِ عرشِ عظیم کا

قامت الف ہو گیسو پہ خم ہو مثلِ لام
مشکل ہو حل نہ یہ عالم کو میم کا

بنتا ہے مار بہرِ عدو تیرا موئے زلف
بخشا ہے معجزہ تجھے حق نے کلیم کا

پیدا ہوئے ہیں لب ترے خواہان نغمے
محسن ہے تیرا عاشقِ شیدا قدیم کا

دل کو سوئے کوچۂ زلفِ معنبر لے چلا
پھر بلاؤں میں پھنسانے کو مقدر لے چلا

آگیا جب باغ میں اوس قدِ موزوں کا خیال
شوقِ دل کھینچے ہوئے سوئے صنوبر لے چلا

مجھکو بھی اپنے شہیدوں میں ملا کر باشتاب
میرے سر پر بھی تو خنجر اے ستمگر لے چلا

ہم نصیبی سے مری تقصیر ساقی کی نہیں ۰ آکے جو اس بزم میں میں خالی ساغر لے چلا

میں نہ جاتا کوچۂ جانان میں اے محسن کبھی
مجھکو شوق دید رخسار منور لے چلا

متفرقات

بے بوسہ لیئے اب تو نہ چھوڑیں گے نہیں گو
جھنجھلانے سے کیا ہوگا چلانے سے کیا ہوگا

لکھا ہے جو قسمت کا لاریب وہی ہوگا
اے محسن دلخستہ پچھتانے سے کیا ہوگا

کہتا ہے مری قبر پہ ٹھوکر وہ لگا کر
یہ چین سے سوتا ہے جگانا نہیں اچھا

تہ اوسکے تہ تیغ ہے ہم لیتے جو سر کا
یہ کام دلا ہے تو زنہار نہ ہوتا

لذت جگر کباب ملا خون دل شراب
محسن جناب عشق کا جو میہمان ہوا

چشم کہتی ہے کہ ہو اشک بہانا اچھا
راز الفت کو نہیں آج چھپانا اچھا

کوچۂ زلف کا رستہ تو بتا دے شانہ
دل گم گشتہ کو ہے راہ بتانا اچھا

فصل بہار آئی ہے نشہ چڑھاؤ ان کا
ساقی اوتار طاق سے شیشہ شراب کا

کروگے قول جھوٹے تا بکے تم مجھسے حیلے کے
کس دن بھی تو اے جانجہان عہد وفا ہوگا

غیر نے آپ کے رخسار کا پردا الٹا
جانجان آپکا ہے یہہ سبب غصا الٹا

تعذیر پہ تعذیر جو پاتا ہوں ہمیشہ
اپنا میں ہی ہوں اے چرخ کنہگار کسیکا

ٹوٹکے غیروں سے چلا آیا ہمارے گھر میں یار
بخت برگشتہ ہمارا آج سپید ہا ہوگیا

وصل ہو تیرے سوا بت یکجہان کو کاہے
میں تو سنگ آستان پر سے ٹپکتا ہی رہا

قاتل جو تیرے ہاتھ سے خونریزیان ہوئیں
مشہور تو ہے خلق میں چنگیز خان ہوا

بحث ہی تو کر اے شیخ و برہمن
نہ ہوگا وہ بت پرفن کسیکا

تم سے بگڑکے غیر کے گھر میں جو جاؤ گے
ایجان کہو تو تمکو کہے گا زمانہ کیا

کیا کیا خیال دل میں مرے دلربا بندھا
جب سے غیر سے ترا بند قبا ٹوٹا

سر ہوش نہ ملی جا چکا اس نارسائی میں
خدا جانے کہاں جاتا اگر نالہ رسا ہوتا

نہایت خیر گذری یہہ نکلا گھر سے تو ورنہ
بہت اچھا ہوا تم آگئے ایجان عیادت کو
خواہش کیون آپکو ہو شراب طہور کی
کسیکو پیسا کسیکو مارا کسیکو پامال کر کے چھوڑا
مسی نے نقطہ لکھا ہے انکو کسی سے خفا کیا ہو

تیرے کوچہ مین تو ایجان محشر ہی بپا ہوتا
نہین تو عاشق شیدا تمہارا مر گیا ہوتا
واعظ اگر حرام ہے پینا شراب کا
ہے ایک عالم کو حال بد عجب تو عالم ہے جن کا
رہا ہے اک ہم شباب و شکوہ کا تار عقد ہے گردن کا

ردیف بائے موحدہ

پورا کریگا خالق اکبر سوال کب
یکتا ہے بے نظیر ہے تو بے مثال ہے
بوسہ کہا تھے عارض پر نور کا مجھے
وہ صورت نہ ذرا جانے دو ذرا اون دنون

ہوگا نصیب مجھکو صنم کا وصال کب
ہوتا ہے خلق تجھسا عدیم المثال کب
جو ہین کریم کرتے ہین رد سوال کب
بوسہ جو لون تو کہتے ہین یہہ ہے مجال کب

محسن رہا ہمیشہ شب غم کا سامنا
دل سے ہمارے دور ہوا ہے ملال کب

ساقیا ذرا نہ پئیگا تو اگر جام شراب
ہین وہ میکش ہون مرے بزم میں اگر شیشہ و خم
ساقیا برسون مین چمکی ہے ہماری قسمت
ہجر ساقی مین ہین بادہ کشی کی خواہش
حال کھلجاتا ہے عالم کا بیک جرعہ مے
غیر کی اور مری کرتے ہو خاطر کیا خوب
واعظا تو تشنگی روز قیامت سے ڈرا
چشم میگون رخ و زلف کا عاشق ہون مین

غیب کو تیرے بتا دیگا مگر جام شراب
ہر گز نہ لخت جگر دیدۂ تر جام شراب
یار پہلو مین ہے اور پیش نظر جام شراب
اشک مے ہے تو مرا دیدۂ تر جام شراب
جام جمشید ہوا ہے شیشہ تو مگر جام شراب
ہر ادھر ساغر مے اور ادھر جام شراب
دین گے کوثر پہ شہ جن و بشر جام شراب
اسلیے پیتا ہون مین شام و سحر جام شراب

رنگ بہر رنگ زمانے کا ہوا تو محسن
باپ کے سامنے پیتا ہے پسر جام شراب

فصل گل میں پلا دے ایسا ساقی مے پیکر شراب
میکشاں دہر یکسر مست ہیں پیکر شراب

ہو رہا ہے زندگی اس سے تو میری زندگی
زاہدا تو ہی بتا مجھ سے چھٹے کیونکر شراب

ایک بھی قل سے تو میری پیاس بجھنے کی نہیں
ساقیا لا دے مجھے تو خم کا خم بھر کر شراب

مر گیا ہوں فرقت ساقی میں میں اے میکشو
گور پر میرے چڑھا او شیشہ و ساغر شراب

ہو گئی محسن کو عادت میکشی کی اس قدر
بے پانی کے پیا کرتا ہے وہ اکثر شراب

متفرقات

دم الٹا جاتا ہے اپنا کیا سبب
نشہ کو آتا ہے قلبیا کیا سبب

اڑ گیا پہلو سے شاید دلربا
دل تڑپتا ہے ہمارا کیا سبب

دل لگا آیا کسی پر آپ کا
زرد ہو جانا جب کا چہرا کیا سبب

سوز فراق پردہ نشیں نے جلا دیا
اور ڈبتے شہر ہیں اور نہ ظاہر دھواں ہوا

کیونکر نبھے گی دوستی باہم جہاں میں
میں پیر ہو گیا ہوں صنم تو جواں ہوا

محسن کدھر میں جاؤں کہ بس تنگ ہوں
مثل رقیب میرا عدو آسمان ہوا

ردیف بائے فارسی

کیوں بڑھا جاتا ہے درد جگر آپ سے آپ
کیوں بنے جاتے ہیں یہ دیدۂ تر آپ سے آپ

آہ دل مجھکو دکھا دے گی اثر آپ سے آپ
گھر میں آئیگا مرا رشک قمر آپ سے آپ

ایکدن وہ تھا چراتے تھے وہ آنکھیں ہم سے
ایکدن یہ ہے ملاتے ہیں نظر آپ سے آپ

اور اب جب کہتا ہوں میں آپ پہ جاں دیتا ہوں
کہتے ہیں مرتا ہے کب کوئی بشر آپ سے آپ

اسکی شمشیر نگہ سے ہوئے بسمل یا رب
کیوں تڑپتے ہیں مرے قلب و جگر آپ سے آپ

چھپے جاتے ہو جو تم غیر کے گھر راتوں کو
روز بتاتی ہے محسن کو خبر آپ سے آپ

ردیف تائے فوقانی

کب پرستش ہو اے زاہد اگر ہو کوئے دوست
سجدہ گدائی ہو محراب خم ابروئے دوست

شانہ کرتے دیکھ کر دشمن کو زلف یار میں
دل الجھتا ہے ہمارا صورت گیسوئے دوست

درد پہلو کیوں نہ اب مجھکو ستائے روز و شب
یاد آتا ہے مجھے آغوش میں پہلوئے دوست

دم مریض ہجر کا ٹھہرا ہے آکر آنکھ میں
قاصدا جلدی روانہ ہو کہیں تو سوئے دوست

جسم بیجان میں مرے جان آئے اور میں جی اٹھوں
لائے مرقد میں مرے محسن صبا گر بوئے دوست

دیکھی جو نہیں اس بت عیار کی صورت
صورت ہے مری جیسے کہ بیمار کی صورت

سنبل میں یہ نکہت یہ سیاہی تو نہیں ہے
پر پیچ ہے گو گیسوئے خمدار کی صورت

اے یار گلندام ترے خنجر غم سے
پر خون ہے جگر لالۂ گلزار کی صورت

کس چشم فسوں ساز کی عاشق ہے یہ نرگس
آتی ہے نظر باغ میں بیمار کی صورت

اس رشک مہ مصر کی محسن جو طلب ہو
شب ہیں مجھے کوکب سیارہ کی صورت

آجائیگا گھر میں بت بے پیر کس وقت
لہ جائیگی عاشق کی بھی تقدیر کس وقت

اے دوستو کیا پوچھتے ہو حال ہمارا
ہوں شاد کس وقت تو دلگیر کس وقت

بھاتی سے لگا لوں و سولوں جو پہ تو
آجائے اگر وہ بت بے پیر کس وقت

اک سانپ سا لہرا سے لگا دل پہ ہمارے
یاد آئے جو وہ زلف گرہ گیر کس وقت

دشنام نہ دینا نہ خفا ہونا خدارا
محسن سے بھی ہو جائے جو تقصیر کس وقت

ردیف تاے ہندی

رستم بھی بیقرار ہو گر اوسکی چوٹ کھائے
محسن ہے سخت یار کی تیغ نظر کی چوٹ

ردیف ثاے مثلثہ

رحم آئے گا نہین یار کے دل کو محسن
اسکو احوال دل زار سناتے ہو عبث

ردیف جیم تازی

محسن ہر کس حسین کا نہین اعتبار آج
آتے نظر ہو تم تو بہت بیقرار آج

ساقی پلادے مجھکو مئے خوشگوار آج
تقدیر سے ملی ہو شب وصل یار آج

کیون گرچہ ظلم کرتا ہے ہمپر وہ بت جفا
ایدل ہمارے حق مین ہو روز شمار آج

قاتل کمر سے کھینچ لے شمشیر آبدار
ہو گا نثار تجھپہ ترا جان نثار آج

کھینچینگے سوئے یار ہمین ہم آہ شعلہ بار
ہم اسے عدو نکالین گے دل کا بخار آج

محسن خدا ہی خیر کرے ہجر یار مین
اک دلیہ میرے ہوتے ہین صدمے ہزار آج

خور وشن گل ہاے ہین مشتاق سیہ خانہ آج
غیرت گلزار رضوان ہو مرا کاشانہ آج

ہو گیا ہون شمع عارض پر ترے دیوانہ آج
دلکو بیتابی ہے ہر دم صورت پروانہ آج

یاد آتی ہے مجھے وہ نرگس مستانہ آج
میکشو جانا ہو تمکو جانب میخانہ آج

گر خلل انداز عشرت تم ہوا اے محتسب
توڑ دونگا سب ترے شیشہ و پیمانہ آج

دل دیا کو اب محسن دل کبھی دیتا نہین
مجکو بخشی ہے خدا نے ہمت مردانہ آج

ردیف جیم فارسی

تری زلف سیہ ہے پیچ در پیچ
نہین سنبل مین اسکی سی تہ پیچ

یقین ہے وصل کی شب مثل گیسو
کریگا مجھ سے وہ سو سو طرح پیچ

نہین بچتا کوئی ان پھندے مین تیرے
نہ کر مجھ سے تو اے زلف دو تا پیچ

نکلنا اسمین ہے دشوار محسن
بلا کا دام ہے زلفون کا ہر پیچ

ردیف حای حطی

دل وہ ٹکڑے ہو گیا دیکھا جو اوسکو اک نظر
تیر مژگان مین ہے تیزی تیغ ابرو کی طرح
پھر کسیصورت نہ اوٹھے اے جان جہان
گر گئے تیری نظر سے ہم جو آنسو کیطرح

ردیف خاے

اوسکی تعریفین کرو جتنی بجا ہین محسن
قابل و لایق مدحت ہین جناب ناسخ

ردیف دال مہملہ

کوئی سنے کا نہین ظلم ترا میرے بعد
کسپہ اے یار کریگا تو جفا میرے بعد
یاد جب آئے گی اوس بت کو وفا مین میری
قبر پر آکے کریگا وہ بکا میرے بعد
کیون نہ اس غم سے پریشان ہو دل ہمارا
کون سلجھائیگا وہ زلف دوتا میرے بعد
آب خنجر سے اسے خوب ہے کرنا سیراب
پیاسا رہجائے نہ قاتل یہہ گلا میرے بعد
زندگی سے ہین ابھی دوست جہان مین محسن
قبر پہ کوئی نہ بھٹکے گا ذرا میرے بعد

ردیف ڈال ہندی

زاہد کو ہے غرور عبادت کا روز و شب
مجھ رند کو ہے رحمت غفار پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

سر سے اوترا نہ ہو سایہ گیسو پری
عاملون نے تو ہزارون ہی جلایا تعویذ
لا دیا نامہ دلدار جو قاصد نے مجھے
اپنے بازو کا اوسے مینے بنایا تعویذ
جوش سوزش تپ سینے تو ڈھونڈا کاغذ
قابل نامہ دلدار نہ پایا کاغذ

ردیف رای مہملہ

شعر کہتا ہون زلف شبگون پر ۔ ابر چھایا ہوا ہے مضمون پر
روح لیلی مدام آتی ہے ۔ فاتحہ کو مزار مجنون پر
نجد مین جاکے روز پڑھتا ہون ۔ وصف لیلی مزار مجنون پر
قد بالا لکھون جو مین عاشق ۔ نالہ جاتا ہے بام گردون پر
روے روشن پہ تیرے صدقے ہین ۔ ماہ و خورشید و نجم گردون پر
روے گلگون پہ گل ہو گر سلتون ۔ سنبل عاشق ہو زلف شبگون پر
قد موزون پہ تم ہوا گر نازان ۔ فخر مجھکو ہے شعر موزون پر
ہے حسد طائران سدرہ کو ۔ طائران بلند مضمون پر
مے گلگون سے غسل دلواؤ ۔ جان دیتا ہون چشم میگون پر
تیرے صدقے سے مرغ مضمون کو ۔ ہے شرف طائر ہمایون پر

زندگی بھر رہیگا اے محسن
میرا قبضہ دیار مضمون پر

کھائی شمشیر ستم عاشق ابرو ہوکر ۔ دل پریشان رہا مائل گیسو ہوکر
یاد میں اوس لب رنگین کے اگر روؤنگا ۔ خون دل آنکھون سے بہ جائیگا آنسو ہوکر
چشم صیاد افگن جانان کی غضب وحشت ہے ۔ دیکھکر جسکو رہے شیر بھی آہو ہوکر
کیا لکھون چشم فسون ساز کا تیرے عالم ۔ سیکڑون دل کو لبھا لیتی ہے جادو ہوکر

دیکھکر سرو خرامان کو میرے اے محسن
رہگیا سرو گلستان مین لجالو ہوکر

دل جو نہ مرا زلف گرہ گیر سے باہر ۔ سر سے نہو سودا کسی تدبیر سے باہر
فرمائے گی جو آپ بجا لائے گی اسکو ۔ ہم کب ہین بھلا آپ کے تقریر سے باہر
جسدن سے ہوا عاشق گیسوے پیرو ۔ رکھا نہ قدم خانۂ زنجیر سے باہر
اغیار نے خلوت مین جگہ پائی ہے افسوس ۔ اور ہم ہین مکان بت بے پیر سے باہر
جا جلد ملاقات جو منظور ہو محسن ۔ جائے گی نکل وہ تری تاخیر سے باہر

متفرقات

باغ عالم میں دست مثل صبا ہوں ڈھونڈتا — کسطرف کو جا بسا مجھسے وہ گلرو چھوٹ کر

خیال دیدۂ میگون ساقی میں ہوں تب بہ ریا — بہے ہیں اشک آنکھوں سے شراب ارغواں ہوکر

پری رو تیری الفت نے بنایا مجھکو سودائی — پھرا کرتا ہوں وحشی کیطرح میں لامکاں ہوکر

تو آنکھ پباغ سے ابرو کا نہ یاں وار لگا — ورنہ گرگ جاتی ہے عالم میں سپر ہو تلوار

قتل عشاق کے کرنے میں کمر بستہ ہیں — وہ لگا رہتے ہیں ہر لحظہ کمر سے تلوار

اوٹھا کر ہاتھ سے منہ میں لگا دے جام جان بلبلو — وگرنہ توڑ ڈالونگا ابھی میں بیگیاں ساغر

جوانی جا چکی اپنی ہوئی اب جلوہ گر پیری — کرونگا سنگ توبہ سے شکستہ ہر زبان ساغر

ہر نگاہ بشنہ نمر گردون ہے بادہ کو ساقی سرکو — عنایت گر کرے مجھکو مرا پیر مغاں ساغر

عجب جی نے ... اسمیں عجب تاثیر ہو اسکی — جہاں میں پیر کو محسن بنا دے نوجوان ساغر

ردیف رای ہندی

درد الفت پوچھئے مجھ سے کہ تو دل زار نہ چھیڑ — سانپ ہے سانپ ہے تو اسکو خبردار نہ چھیڑ

پیش اغیار نکر مجھکو ذلیل و رسوا — بہر بزم خدا بر آفت عیار نہ چھیڑ

تیغ کو کھینچ کے تو مجھکو نہ ہر بار ڈرا — مر رہا ہوں میں مجھے ترک ستمگار نہ چھیڑ

دل جلا ہوا رستے میں تیرا گنہگار نہیں — گالیاں دیکے مجھے یار تو ہر بار نہ چھیڑ

تیرے بیمار کے فرقت سے ہو بدتر رنجیف
دل بیمار کو محسن کے تو زنہار نہ چھیڑ

ردیف زای معجمہ

جان و دل سے ہے مجھے کوچۂ دلدار عزیز — سچ ہے بلبل کو سدا ہوتا ہے گلزار عزیز

دل پر داغ کو ہے نادک دلدار عزیز — سر شوریدہ کو ہے یار کی تلوار عزیز

دو لوکے دونو تصدق ہین تمہارے اوپر • جان مجھکو ہے پیاری نہ دل زار عزیز
بیبو قی ہے خلق مین اولاد سے الفت سبکو • شاعرونکو نہ ہو کسطرح سے اشعار عزیز
جسکو محبوب خدا سے ہو محبت محسن
کیون نرکھے اوسے وہ خالق غفار عزیز

ردیف سین مہملہ

اہل دولت کی خوشامد مین سبھی مصروف ہین • کون آتا ہے بھلا مجھ بیکس و بے زر کے پاس
فصل گل ہے چل رہی ہے آج مستانہ ہوا • بوتلین رکھی ہوئین ساقیا ساغر کے پاس
ہے یہی فریاد اپنی تجھ سے اے گردش ایام • ایک شب سو لے نیا یا اوس انور کے پاس
اے نبی حق سے دعا ہے رات دن اپنی یہی • موت ہو میری تمہارے روضۂ اطہر کے پاس
مر رہا ہے کس لیے محسن بتونکے عشق مین
ایک دن جانا ہے تجھکو خالق اکبر کے پاس

ردیف شین معجمہ

تیغ قاتل کو گر ہے سر کی تلاش • تیر قاتل کو ہے جگر کی تلاش
مدتون سے بھٹکتی پھرتی ہے • ہے مری آہ کو اثر کی تلاش
ڈھونڈھتی ہین وہ تیغ مثل ہلال • شکل خورشید ہے سپر کی تلاش
جا کے ملک عدم مین اے ظالم • ہم کرینگے تری کمر کی تلاش
بے مقدر نہ ہوگا خاک حصول
تجھکو محسن عبث ہے زر کی تلاش

مفرد

جس نے دیکھا ہوگیا دیوانہ محسن کیطرح • نقش جب سے کم نہین تیرے قدم کا یار نقش

ردیف صاد مہملہ

فصل گل آ گئی ہی بلبل باغ مین ہین نغمہ زن
سیکڑون مین کر رہے ہین جا بجا مے خوار رقص

ردیف ضاد معجمہ

مطلب ہی سرو سے نہ ہی شمشاد سے غرض
جو کھینچتے ہین کلک تصور سے نقش یار
انکا م باغ سے ہی نہ ہی گل سے واسطہ
فصل بہار مین بھی تو کردو کہین رہا

ہی مجھکو قامت بت کی یاد سے غرض
رکھتے نہین وہ مانی و بہزاد سے غرض
کنج قفس مین کٹتا نہین صیاد سے غرض
قید قفس کو ہی ہی صیاد سے غرض

رکھتا ہون کام ابروے خمدار یار سے
محسن نہین ہی خنجر فولاد سے غرض

رہنما چاہیے کب وادی الفت مین مجھے
ساقیا مین تو ہون اک بادہ کش دریا نوش
یاد لب مین جو کرون گریہ کنار دریا

شوق دل آگے چلیگا مرے رہبر کے عوض
خم کا خم منہ سے لگا دے مجھے ساغر کے عوض
لعل پیدا ہو صدف مین ابھی گوہر کے عوض

ردیف طاے مطبقہ

بلبل کو ہوا اوسکے گل رخسار سے ربط
زلف پر پیچ رخ صاف پہ ہی جلوہ کنان
پیچ و تاب اوسکو نہ کیونکر ہو مثال افعی
روز ایک طرفہ بلا سر پہ مرے آتی ہے

قمری جان کو ہی سرو قد دلدار سے ربط
ہی بہت آج ہم کافر و دیندار سے ربط
جسکو ایجان ہو ترے کاکل خمدار سے ربط
جب ہی مجھکو ترے طرہ طرار سے ربط

ظالم پہ ظلم اوٹھائیگا بہت اے محسن
دیکھ پیدا نکر اوس ترک ستمگار سے ربط

ردیف طاے منقوطہ

کیونکر جانتا الفت کا مزا ہوتا غلط
بخدا مجھپہ یہ یون ہوتا خفا ہوتا غلط

سخن پند دو تو مجھکو سناتا ہے واعظ — اٹھ مرے پاس سے باتیں نہ بنا اے واعظ
دیکھ پائے جو کبھی اوسکو ذرا ای واعظ — تو بھی ہو جائے مرے طرح فدا ای واعظ
بیٹھے ہیں تو برے کہنے سے کیا ہوتا ہے — تو کہے جاتا ہمیں ہر لحظہ برا اے واعظ

رکھ بھی دے طاق پہ اب پند و نصیحت کی کتاب
سخن محسن کا نہ بک بک کے پھرا اے واعظ

ردیف عین مہملہ

دیکھ پائے گر تمہارا روئے پر انوار شمع — صورت پروانہ جل جائے ابھی ای یار شمع
رات بھر کرتی ہو نظارہ رخ دلدار کا — رکھتی ہے بزم جہان میں طالع بیدار شمع
عاشق جانسوز کسکے ہو بعد بزم دہر میں — انتظاری میں ہو کسکے رات بھر بیدار شمع
دیکھ لے عارض ترا تو اسکی پروانوں کا پر — بزم عالم سے ابھی اوڑ جائیگی ہو تیار شمع

سر کو پیش مہر اے محسن نہیں ہوتا فروغ
روبروئے روئے جانان کیون نہو بیکار شمع

ردیف غین منقوطہ

ہو معطر بوئے زلف یار سے یکسر دماغ — تیری نکہت کو پسے کیونکر نہ اے عنبر دماغ
چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیرا ہو مدام — مال دنیا پر عبث کرتے ہیں اہل زر دماغ
روئے روشن سے ترے کرتا ہی وہ کسب ضیا — مہر کا کیونکر نہو دے چرخ چارم پر دماغ
پاس سے جیتے تو اوٹھ جا سن چکا قصہ ترا — کر نہ خالی ناصحا تو میرا بک بک کر دماغ

زاہدان خشک کے سنتے ہیں کب تقریر ہم
بادۂ گلگون سے محسن ہے ہمارا تر دماغ

ردیف فا

جو روے زلف پاز رخ یار کیطرف
کافر کی چشم لطف ہو دیدار کیطرف

مجھ سا نہوگا عاشق جانباز دوسرا
دل کھنچ رہا ہو تیغ ستمگار کیطرف

تیغ نگہ نے تیرے کیا کام تیر کا
دیکھا جو تونے تیر دل زار کیطرف

جب دیکھتے ہین آنکھ اوٹھا کر وہ غیر کو
مین دیکھتا ہون یار کی رخسار کیطرف

اے آہ و نالہ تم بھی چلو اوسکے ساتھ تھا
محسن چلا ہو کوچۂ دلدار کی طرف

دل کھچا جاتا ہے اپنا کوچۂ جانان کی طرف
بلبل شیدا چلا ہو اب گلستان کی طرف

کسقدر شوق شہادت ہو کھینچی اوس نے تیغ
خود بخود سر جھک گیا شمشیر بران کی طرف

دیر و کعبہ دونون مسکن ہو مرا اے دوستو
ہون کبھی ہندو کی جانب گہ مسلمان کی طرف

قد موزون کا جب یاد آتا ہے ہمین
تکتے ہین حسرت سے ہم سرو گلستان کی طرف

ساتھ اوسکے تم بھی اے نالو چلے جاؤ شتاب
آج محسن پھر چلا ہے کوچۂ جانان کی طرف

ردیف قاف

کیون نہو مہر مین اور عارض دلدار مین فرق
سبکو ہو علم کہ ہے نور مین اور نار مین فرق

خیر وعدہ نہ کبھی گھر مین ہمارے آئے
آگیا آپ کی اب عہد مین اقرار مین فرق

آجکل گھر مین مرے کیون نہین آتا وہ بت
آگیا کیا اثر آہ سے دربار مین فرق

ہو کمان اوس مین یہ تیزی کہ ہے برش اوریکاٹ
ہو بہت تیغ مین اور ابروے خمدار مین فرق

کون کہتا ہو کہ دونون ہے برابر محسن
سب پہ ظاہر ہے کہ ہو لعل و لب یار مین فرق

ردیف کاف

تڑپے ترے فراق مین دل زار کہانتک
خون روئے مرا دیدۂ خونبار کہانتک

تو مجھکو ستائیگا ستمگار کہانتک
آزار مجھے دیگا دل زار کہانتک

طاقت ہو کلیجے میں نہ قوت ہو جگر میں
بے شبہ نکل جائیگی جان تن سے ہمارے

اے یار رہیں گے آہ شرربار کہاں تک
یہ ظلم و ستم اے بت عیار کہاں تک

اک عمر سے محسن ہے ترا طالب دیدار
ترسائیگا تو اے مرے دلدار کہاں تک

ردیف کاف فارسی

گل احمر کو کب ایسا ملا رنگ
اگر ہو جامہ رنگین کی خواہش
ترے زرین سے تیرے کب ہو بہتر
نہ ہو نازان کبھی رنگت پہ اپنے

رخ رنگین کا ہے کیا خوشنما رنگ
ہمارے خون سے ہو دلربا رنگ
کہان سے پائیگا ایسا طلا رنگ
جو دیکھے گل ترے رخسار کا رنگ

نہ چھوٹا دامن قاتل سے محسن
ہمارے خون کا ایسا جم گیا رنگ

ردیف لام

پہچان جو تمکو پہلو میں بیٹھے نہ پائے دل
اگر گوش دل سے تم نہ سنو اس کی سرگذشت
ساقی بغل میں ہات میں جام شراب ہو
ہوگا ہمارے کہنے کا جب تمکو اعتبار

سینے میں کس طرح نہ مرے بلبلا تو دل
احوال درد و غم کسے جا کر سنائے دل
ہو وصل گل میں اب تو یہی مدعا تو دل
سن لوگے اپنی کانون سے جسدم بکا ہو دل

اب تو کسی حسین کا تصور نہیں مجھے
خالی ہے ایک عمر سے محسن سرائے دل

متفرقات

پھر پشیمانہ مجھے کرکے تو گھائل قاتل
ایسی ہی وار نہ کر چل مرے اے سنگدل قاتل

اسطرف بھی کبھی شمشیر بکف تو آ جا
ترا مشتاق ہے یہ محسن بیدل قاتل

کیا بلا آئے گی سر پہ اشتیاق زلف مین
کیون پھڑکتی ہین دلا آنکھین ہماری آجکل

ایک سر مو بھی خطا مجھ سے نہ اب سرزد ہوئی
بیطرح برہم ہین کیون زلفین تمہاری آجکل

ردیف میم

دل کو لگائینگے جو بت پر جفا سے ہم
محشر مین کیا کہینگے بتاؤ خدا سے ہم

پھر کس طرح ملائینگی آنکھین وفا سے ہم
پھیرینگے منہ جو یار کے جور و جفا سے ہم

دل پھنس گیا ہے گیسوے پرپیچ یار مین
کیونکر رہائی پاتے ہین دیکھین بلا سے ہم

ہووے گی ایک روز ادا شرط عاشقی
کشتہ جو ہون گے یار کی تیغ ادا سے ہم

محسن بقول حضرت ناسخ دہر مین
رکھتے ہین اک عداوت قلبی ریا سے ہم

مر کر رہین گے کوئی بت دلستان مین ہم
رضوان کبھی نہ جائین گے باغ جنان مین ہم

کیا ہو گیا کہ پاتے نہین ہاے کچھ اثر
مدت سے اپنے نالہ و آہ و فغان مین ہم

سودائے زلف یار مقدر مین تھا لکھا
پیدا ہوئے ہین اسلیئے ہندوستان مین ہم

ہر دم رہیگا یار جو غیرون کا جمگھٹا
آئینگے کسطرح سے تمہارے مکان مین ہم

منظور دیکھنی ہے ہمین قدرت الٰہ
محسن نہ جائین کیلئے کوئے بتان مین ہم

تھے ازل مین مضطرب ازبسکہ یہان آنیکو ہم
اب بہت گھبرا رہے ہین یان سے وان جانیکو ہم

جوش وحشت مین کہان ٹھہرے ہے جی اوچاٹ
جی مین آتا ہے کرین آباد ویرانے کو ہم

اسقدر افروختہ محفل مین مست ہو شمع رو
مستعد ہین صورت پروانہ جلجانیکو ہم

بزم مین ساقی نہ ہو گر دہ بت پیمانہ نوش
جام خون کیونکر نہ چھیڑو پیکے پیمانیکو ہم

یاد آتی ہے مجھے محسن کسی کی چشم مست
جاتے ہین مسجد سے اوٹھ کر آج میخانیکو ہم

متفرقات

شعر حسن کشتہ ہی ہو دل آگی گرمی
پیدا ہی ہو دل کمول کے دلبر سے ملین آج
مقتل مین لیے تیغ جو آیا بت قاتل
دم ہو تو نہ ٹھہرا ہر کوئی دم کا ہو مہمان
ہم پھول نہین ہین جو چڑھتین سر پہ کسی کے
پھر منہ کبھی اسکا نہ دکھاؤ ہمین اللہ

ہین شمع صفت دوستو قسمت کو جلے ہم
قربان کرین جان کو مل مل کے گلے ہم
ثابت قدم ایسے تھے کہ تل بھر نہ ٹلے ہم
آ جائیے اب آپ کہ جاتے ہین چلے ہم
ہین خاک رہین کیونکہ نہ پاؤن کے تلے ہم
محسن تپ فرقت سے نہایت ہین جلے ہم

ردیف نون

رحم یون تجھ پہ وہ صیاد کیا کرتے ہین
توڑ کر پر مجھے آزاد کیا کرتے ہین
کیا ہوا مجھکو جو عاشق نہ کہین وہ اپنا
کچھ تو سمجھے ہین جو بنیاد کیا کرتے ہین
چمن دہر مین وہ بلبل خوش لہجہ ہون
وجد فریاد پہ صیاد کیا کرتے ہین
ایصبا قبر کو میرے وہ لگا کر ٹھوکر
خاک کو بھی مرے برباد کیا کرتے ہین
دل و جان سے بجا لاتا ہون جو ہے بندہ نواز
آپ مجھ سے جو کچھ ارشاد کیا کرتے ہین

طرفہ نالہ ہون مین ہر روز بات محسن
وہ نیا ظلم جو ایجاد کیا کرتے ہین

ہم گنہگار خدا ہین جو بھلا کرتے ہین
ہمکو کہتے ہین برا جو وہ برا کرتے ہین
شکوۂ غیر نہ صاحب کا گلا کرتے ہین
آپ کیون ہم پہ غضبناک ہوا کرتے ہین
ہم وفادار ہین کب ترک وفا کرتے ہین
کرتے وعدہ وفا تمکو اگر ہم یہ جفا کرتے ہین
کوئی دلدار کہی ادھر کجا باغ ارم
شیخ صاحب کو تو سودا ہے بکا کرتے ہین

یہہ تو شیوہ ہے حسینان جہان کا محسن
ظلم بیجا جو وہ کرتے ہین بجا کرتے ہین

تری فرقت مین آنکھون سے ہوئے آنسو روان برسون
رہا ہو غرق پانی مین یہہ جسم ناتوان برسون

فراق یار مین کرتے رہے آہ و فغان برسون
زمین پر اسکے گردون سے صداے الامان برسون

رفیق اپنے ہوے درد و غم عجب کیا ہو پس مردن
سر مدفن رہین ماتم مین وہ نوحہ خوان برسون

بیان اوس مہر طلعت کی ہو بیمہری کا کیا عالم
ہوا گر مہربان اکدم رہا نا مہربان برسون

نہ ٹھہرا بوالہوس کوے رہا سینہ سپر محسن
چلا کی کوچۂ جانان مین تیغ امتحان برسون

وہ کون ہے جو عاشق زلف دوتا نہین
عالم مین کون قیدی دام بلا نہین

مین نے دیا تھا دل کو سمجھ کر وفا شعار
کسکو خبر تھی جان کہ تم مین وفا نہین

بے جا سے تیرے بزم مین کسطرح رہ سکین
مجبور ہم ہین جان کہ دل مانتا نہین

چلا سے روے اور تڑپتے رہے مدام
صدمہ فراق یار مین کیا کیا ہوا نہین

ترسا براے دید نہ تو پھر کبریا
اے بت غرور حسن کسیکا رہا نہین

محسن جو میرے شعر مین ہو نقص کیا عجب
وہ کونسا بشر ہے کہ جسمین خطا نہین

محسن مکان یار اگر لامکان نہین
کون و مکان مین کیون مجھے ملتا نشان نہین

وہ دل اسیر دام بلا ہے جہان نہین
جسکو خیال گیسوے عنبر فشان نہین

پیوند خاک ہونگے ہوئی نہ آرزو
کرتا ستم جو مجھپہ تو اے آسمان نہین

بیجرم گالیان مجھے دیتے ہو کس لیے
مین بھی کہونگا کیا مرے منہ مین زبان نہین

محسن یہہ فیض مدح لب یار ہے کہ آج
تمسا کوئی سخنور معجز بیان نہین

کبتک مین روز ہجر مین نالان رہا کرون
تا کے شب فراق مین آہ و بکا کرون

کہتا ہے دل گذر ہو اگر کوے زلف تک
شانہ کی طرح اوسکی بلائین لیا کرون

زاہد یہہ آرزو ہے خدا سے کریم سے
کعبہ مین جاکے وصل صنم کی دعا کرون

کیا شرط دوستی ہے یہی اے ستم شعار
تو بیوفائی مجھ سے کرے مین وفا کرون

جی چاہتا ہے فرقتِ ابروے یار مین
سر اپنا تیغِ تیز سے محسن جدا کرون

لگا ہے ماتھے بھی کبھی وہ یار آ جاتا نہین
شکل اپنی اک نظر مجھکو دکھاتا نہین

اپنی صورت اب کسیصورت سے دکھلاؤ مجھے
مجھ سے صدمہ دردِ فرقت کا سہا جاتا نہین

اپنی بیگانون مین ہم رسوا نہ ہوتے سطرح
دل ہمارا اب پرایا جان جو آ جاتا نہین

کر دیا بےحس و حرکت مجھکو فرطِ ضعف نے
صورتِ نقشِ قدم مجھ سے ہلا جاتا نہین

رو ٹھے بیٹھے ہو یا ہو بیٹھے مجھپر خفا
بے لیے بوسہ تو محسن سے رہا جاتا نہین

بھڑکتے ہین خفا ہوتے ہین اور وہ کھا جاتے ہین
او نہین جب کھینچتا ہون بر مین بس جھنجھلا جاتے ہین

لکھا تھا اک بت نو خط کو خط مین وصل کا مضمون
ابھی تقصیر پر بات اب قلم کرواے جاتے ہین

ہمین اک ہین کہین محروم بیٹھے او نکی محفل سے
شرابِ وصل غیرونکو تو وہ پلوا جاتے ہین

بچے کیسے تمہ عاشق کہ ہر دم صبر صبر غم سے
تمہارے پھول سے رخسار آہ کملا جاتے ہین

دلِ آشفتۂ محسن نے کیا ایسی خطا کی ہے
تمہارے گیسوے پر پیچ کیون بل کھاے جاتے ہین

خدایا چین سے رہتا نہ وہ بت اپنے مسکن مین
اثر کچھ بھی اگر ہوتا ہمارے آہ و شیون مین

جنون نے عالمِ وحشت مین کب ہیکا رکھا ہے
گریبان مین کبھی ہے ہات اپنا گاہ دامن مین

تجھکا یاد و رہی سے دیکھکے مجنون نے سر اپنا
دمِ وحشت گذر میرا ہوا جب سمد کے بن مین

دلِ پروانہ مین سوزِ محبت کو نہ گھر ملتا
اگر ہوتا نہ تیرا نور رونے شمع روشن مین

ہے چارون عنصرون مین ربط باہم جب اے محسن
سکونت روح کی جبتک ہے اپنے خانۂ تن مین

دلِ زار کو پر الم دیکھتے ہین
تری ہجر مین غم پہ غم دیکھتے ہین

نگاہِ غضب ہم پہ بہتی ہے ہر دم
رقیبون پہ چشمِ کرم دیکھتے ہین

تری دور مین ہمتو اے چرخِ گردان
سدا رنج و ظلم و ستم دیکھتے ہین

تری تیغ ہجران سے مقتل ہین گھائل
ہزارون کے سر ہم قلم دیکھتے ہین

بجے صاحب حسن پاتے ہین محسن
نگاہ محبت سے ہم دیکھتے ہین

نہین ہمسر محمدؐ کا کوئی عز و شرافت مین
خدا نے آپکو افضل کیا ہی ساری خلقت مین

سبھی واللہ یکتا ہین محمدؐ کے گھرانے مین
شرافت مین امامت مین شہادت مین ولایت مین

پھرا تو حلق پر میرے ذرا خنجر کو ای قاتل
یہی کہتا ہون مین وس شوخ سے شوق شہادت مین

بگڑتے آپ ہین غیرون کے خاطر مجھسے ایضا حسب
نہین وہ مہربانی آپ کی چشم عنایت مین

بہار آئی گلستان مین ہر یک سو شور بلبل ہے
جنون کھینچے لیے جاتا ہی مجھکو دشت وحشت مین

خدا کے سامنے ہوگا عوض تیرے جفاؤن کا
گریبان ہوگا تیرا ہات مین میرے قیامت مین

خدارا اے بت ترسا نہ ترسا اپنے محسن کو
کہ اسکا حال بدتر ہے نہایت تیری فرقت مین

پھنسا ہی میرا دل بیچارہ دام زلف پیچان مین
عیان ہی پھول لالہ کا مقرر سنبلستان مین

دھوان ہی سوز پنہان سے ہی خشکی چشم گریان مین
عوض پانی کے خاک اوڑتی ہی چشم بحر عمان مین

وفور سوزش دل نے جلاکر خاک کر ڈالا
نہین ہی نام کو نم اب ہمارے ابر مژگان مین

عبث دیتے ہین نسبت خلق قد رست جانان کی
کہان ہی راستی ایسی بھلا سرو گلستان مین

شب تاریک فرقت پر گمان روز روشن ہی
ضیا اس سے ہی محسن آفتاب داغ ہجران مین

روتے ہین تیرے ہجر مین دلبر کہان کہان
آنسو کے موج زن ہین سمندر کہان کہان

کس کس کے بخت خفتہ جگائے ہین آپنے
جاتے ہو شب کو ای مہ انور کہان کہان

ایجان دیر و کعبہ مین تیری تلاش مین
نالان نہین ہین عاشق مضطر کہان کہان

پرخون ہی قلب چاک ہی سینہ جگر ہی شق
مارا نہین ہی آپ نے خنجر کہان کہان

برباد اور ہو گیا محسن مین بعد مرگ
پھرتی ہے لیکے خاک کو صرصر کہان کہان

متفرقات

یہ قتل عاشقان کافی ہوا بس وہ مژہ
کیا کہون محسن بقول رند اپنا حال دل
یون مسکرا کے برق سے دندان دکھا کے کیون
دکھلا کے منہ کو پردے مین پھر کیون چھپایئے
کچھ باقی رہگیا اور کر گیا مجنون قضا
روتے روتے صورت یعقوب اندھے ہو گئے
مطلب ہے جو دلکا اسی بر لاؤ تو آئین
تو تم دیکھ کے ہمکو جو نہ شرماؤ تو آئین
ہمارے گھر مین وہ آ چکے ہین جمال اپنا دکھا چکے ہین
شکیب حسرت بہا چکے ہین ہمیشہ داغ دل بھی دکھا چکے ہین

مجھکو اے قاتل کمان و تیر کی حاجت نہین
حال دل ظاہر ہے کچھ تقریر کی حاجت نہین
بجلی ہمارے خرمن جان پر گرائے کیون
جو دل کہ جل رہا ہے اوسے پھر جلائے کیون
بیستون سے پریشان کوہکن ملتا نہین
اپنے یوسف کا عزیز و پیرہن ملتا نہین
خلوت مین کسی دن ہمین بلواؤ تو آئین
وہ چاند سا چہرہ ہمین دکھلاؤ تو آئین
ہمین وہ کیفی بنا چکے ہین شراب الفت پلا چکے ہین
نہین تو ہم حال عاشقی کا تمام قصہ سنا چکے ہین

ردیف واؤ

یاد مین رشک قمر کی بہے شب بھر آنسو
دل کی دیتا ہے خبر آٹھ پہر فرقت مین
جستجو ہمکو جو تھی ارض و سما مین تیری
تہا آئینہ بر ترے دانتون کا جوابے بحال
جوشش گریہ ہے جو یہ جوشش جنون مین اپنا
جمدا وعدہ فراموش خدارا جلد آ
ہے بھرین دختر رز کے جو ہون گریان ساقی

کیون نہ نجا مین بھلا غیرت اختر آنسو
کام ہر کارہ کا کرتا ہے مرا ہر آنسو
آہ گردون پہ گئی ٹھہرے زمین پر آنسو
صدف آنکھین دم گریہ ہوئین گوہر آنسو
دامن دشت کو رکھدینگے بھگو کر آنسو
یاد مین تیری ٹھہرتا نہین دم بھر آنسو
بھر دین بادہ کی طرح شیشہ و ساغر آنسو

منہ دکھائے نہ خدا روز الم کا محسن
ہان بہائین غم شبیر مین شب بھر آنسو

دل محزون کو دیتا ہون تمہین بہر ستم لیلو
نہ دینا اسکی قیمت مفت ہی مین اے صنم لیلو

مجھے چھکنے سے بوسہ عارض پر نور کا دید د
کسی سے مین نہین کہنے کا ہرگز تم قسم لیلو

چلے آتے ہین مشتاق شہادت سے کرو ن خاشوق
کمر سے کھینچکر تم ہاتھ مین تیغ دو دم لیلو

ابھی سے کیون ہو بل کھاتے ہو کیون لیتا ہو گر کو
یہہ دل موجود ہے اے گیسوے پیچ و خم لیلو

سراپا از ہی اگر منظور ہے تون میان محسن
اوٹھو جلدی سے اوپیر مغان کا خرقہ لیلو

عارض سے ہو جو تم جو اوٹھاؤ نقاب کو
حیرت ہو آئینہ کیطرح آفتاب کو

گریان جو دیکھ لے مرے چشم پر آب کو
دیکھا نہین ہے جسنے برستے سحاب کو

سمجھیگا تب وہ صاحب ام الکتاب کو
سمجھا ہے جسنے خوب خدا کی کتاب کو

بوسہ جو اپنے عارض رنگین کا ہمکو
دینا زکوۃ فرض ہے اہل نصاب کو

اسنے کیا خراب مجھے ملکے یار سے
کیا دوش عامین اس خانہ خراب کو

محسن مین اسکے ہاتھون سے از بسکہ تنگ ہون
سمجھاؤن کسطرح دل پر اضطراب کو

صورت گیسو پریشان مو بمو یہہ دل نہو
کاکل پر پیچ جانان پر اگر مائل نہو

یہہ ضیا اور یہہ فروغ اوسکو کبھی حاصل نہو
نور چین گر روے جانان سے مہ کامل نہو

حرف مطلب سے کبھی لب ہو نہ میرا آشنا
جلوہ گاہ حسن میرا اے خدا یہہ دل نہو

اوسکے روے یار سے عاشق ہین محروم کیون
گر نقاب زلف جانان درمیان حائل نہو

محفل جانان مین اے دل کیا یہی انصاف ہے
غیر جائین اور محسن جانے کے قابل نہو

دل کی یہہ تمنا ہے کہ سر تن سے جدا ہو
اور جان کا تقاضا ہے کہ قاتل پہ فدا ہو

تسلیم کو خورشید جھکا دے سر تسلیم
کوٹھے پہ جو وہ رشک قمر جلوہ فزا ہو

ہر دم یہ نظر آتے ہین بل صورت گیسو
بولو تو اجی صاف کہ کیون مجھ سے خفا ہو

تم دو گے مجھے بوسہ یقین کسطرح آئے
دم باز ہو عیار ہو پر مکر و دغا ہو

آتے نہین کیون گھر مین مرے خوف ہے کسکا
تم لیلو قسم مجھ سے اگر کچھ بھی دغا ہو

لب اوس محسن کے مددگار خدا ہے
جب تک کہ تجھے اوس بت سے نباہو

عنایت ایک بوسہ کیجیے مشتاق حیات کو
گوارا دلپہ کرتے ہین نصیحت کو ملامت کو
وفا مین تجھسے کرتا ہون دغا تم مجھسے کرتے ہو
خدارا اے بت قاتل تہ شمشیر کر مجھکو

سخی ہو تم سدا جاری رکھو بحر سخاوت کو
جو عاشق ہین وہ کب سنتے ہین ناصح کی نصیحت کو
مری الفت کو دیکھو اور تم اپنی شرارت کو
سعادت جانتے ہین حسن ایمان شہادت کو

نہوتے خلق عالم مین زمین و آسمان محسن
نہ کرتا خلق گر خالق رسول پاک طینت کو

متفرقات

نیم جان چھوڑ کے مقتل مین کہ مر جاتے ہو
اتنی دور کرو تم جو مریض ہجر کے دل سے

وار تلوار کا اک اور لگاتے جاؤ
قلق و رنج کو غم کو دکھ و درد و ہجران کو

ردیف ہاے ہوز

ہو رخ صافی جانان کیا صفا آئینہ
فرط حیرت سے بنا حیرت کا پتلا آئینہ
دیکھتے ہین اوسمین عکس عارض شفاف یار
عکس پڑ جاے جو تیرے لب کا اے رشک مسیح

اے سکندر کب کسی نے دیکھا ایسا آئینہ
روبرو سے عارض جانان جو آیا آئینہ
اے سکندر ہے دل صافی ہمارا آئینہ
صورت طوطی ابھی ہو جاے گویا آئینہ

اوسمین اے محسن نہین گرد و کدورت کی جگہ
ہے صفائی کی بدولت میرا سینا آئینہ

ہوا ہے بعد مدت آ کے وہ مہرو جو مہمان
نئے القاب سے ہر دم مجھے وہ یاد کرتے ہین
عدو سے گرم جوشی شمع وش کرتے ہین محفل مین

فلک سے بزم کے روشن ہے ہمارا آج کاشانہ
کبھی وحشی کبھی مجنون کبھی کہتے ہین دیوانہ
جلا جاتا ہے نار رشک سے دل شکل پروانہ

پلادے جلد ساقی خدارا جام مے مجھکو — ہوا جاتا ہے اپنی زیست کا معمور پیمانہ

جنون افزون ہو محسن اور وحشت سا کوئی آفت
سنے مجنون جو وحشت کا ہمارے آکے افسانہ

ردیف یاے تحتانی

تجھسا کوئی حسین نہ زمین نہ زمان مین ہے — شہرہ ترے جمال کا کون و مکان مین ہے
اک شور الامان کا زمین و زمان مین ہے — شعلہ وہ میرے نالۂ آتش فشان مین ہے
ہیجان جستجو ہے ترے دل کو ہر جگہہ — کعبہ مین ہے کبھی کبھی دیر بتان مین ہے
آتی ہے جان قالب بیجان مین دفعتاً — ساقی وہ کیفیت ترے لعل روان مین ہے

محسن مرے مکان مین تشریف لائے کیون
انکار اسکا سبب اثر مرے آہ و فغان مین ہے

سنبل ہے یا مینا ہے قمری قد موزون کا صفت — مرے دیوان کا ہر مصرع رشک بیت موزون ہے
پریشان جان سے برہم ہے دل سودا زدہ اپنا — بلائے جان و دل یہان خیال زلف شبگون ہے
ترے دندان و لب کا سچ ہے شہرہ بحر و معدن مین — جگر کا اپنا ہے شہرہ دل یاقوت پر خون ہے
کہون کیا فیض تیرے مدحت دندان صافی کا — مرا جو شعر ہے وہ رشک سلک در مکنون ہے

چکھائی موت سے لذت قضا نے سبکو اے محسن
نہ دارا ہے نہ اسکندر نہ جم ہے نے فریدون ہے

شب کو تابندہ جو اونکے کان کے بالے ہوئے — دیکھ کر شرمندہ اونکو چاند کے ہالے ہوئے
پھر بلا کا سامنا ہے پھر چلے آتے ہین وہ — گیسوے پر خم کو اپنے دوش پر ڈالے ہوئے
پاؤن کو ہر ہر قدم پر لغزش مستانہ تھی — رات کو مے پیکے صاحب تم جو متوالے ہوئے
الفت گل مین وہ رونہین اشک گلگون بلبلین — ساغر گل بوستان مین خون کے پیالے ہوئے
گرم جوشی کر کے غیرون سے جلاتے ہین مجھے — شعلہ رویان جہان آتش کے پرکالے ہوئے
کاوکاو آنے لگا گھر مین میرے وہ جانجہان — صاحب تاثیر یارب اب مرے نالے ہوئے

جام دل محسن شراب بیخودی سے بھر گیا
دیکھکر وہ چشم میگون ایسے متوالے ہوئے

حنا کا دست نازک مین لگانا اک بہانا ہے
تمہین تو جان جہان خون دل عاشق بہانا ہے

عدو کو روئے آتشناک کا بوسہ نگین دیوین
انہین تیز نظر محفل مین اب مجھکو جلانا ہے

کہین لبریز ہو جائے نہ جام زندگی اپنا
پلا وے جلد ایساقی اگر بادہ پلانا ہے

کھڑا ہے دست بستہ ایک عالم چار سو اوسکو
بحمد اللہ بت کافر ترا دو آشنا نہ سے

جگر پر چل رہی ہے یار کی تیغ نظر محسن
دل پر داغ اپنا تیر مژگان کا نشانا ہے

مکان مین ایکدم میرے نہ تم اے لقا ٹھہرے
نکالون دل کی کیا حسرت بھلا حیات کی کیا ہے

ٹھہرنے کسکو تو دیتا ہے اپنے گھر میں اے ظالم
بشر تو کیا نہین ممکن کہ وان جا کر ہما ٹھہرے

پئے اغیار تو ہر شب نئی خلوت ٹھہرتی ہے
مرے بھی واسطے صاحب کوئی خلوت سرا ٹھہرے

عجب کچھ حسن بخشا ہے خدا نے اے حسین تجھکو
ترے آگے نہ دم ٹھہرے نہ مہر پر ضیا ٹھہرے

نہ ٹھہرے ایکدم اگر مکان مین اوسکے اے صاحب
اب محسن پہ جان نثار آکر کیجئے کیا ٹھہرے

ایک وہ ہین کہ ہین شاد ترے لطف و کرم سے
ایک ہم ہین کہ ہین تنگ ترے ظلم و ستم سے

ہون فرط گنہ سے مین سزاوار جہنم
مجھکو یہہ توقع تو نہ تھی تیرے کرم سے

نسبت نہین اللہ رے کوچہ کو اے بت
فردوس سے کمہے گلستان ارم سے

جسدن نہوے آپ تو برباد ہے صحبت
اس بزم کی رونق ہے فقط آپ کے دم سے

دی عشق نے اب قید ندامت سے رہائی
ہے کام مجھے دیر سے محسن نہ حرم سے

جس دل مین عشق آپکا ہو جانستان رہے
اوس دل مین یاد غیر کی کیسے کہان رہے

تم تو مکان غیر مین برسون رہا کئے
یکشب کبھی نہ گھر مین مرے میہمان رہے

کیون نہ فراق یار مین گر آہ شعلہ زن
پھر یہہ زمین رہے نہ کوئی آسمان رہے

مدت کے بعد آپکو دیکھا ہے مینے آج — ایک عمر آپ غیر کے گھر مین نہان رہی

محسن رہون مین نعت محمدؐ مین تر زبان
جبتک مرے دہان مین گویا زبان رہے

زلف تحریک صبا سے اوسکی وان بل کہا گئی — میرے سینہ پر یہان اک سانپ سا لہرائے ہے
پہر ترے عارض پہ گیسوے سیہ بل کہائے ہے — پہر مجہے بخت سیہ روز سیہ دکہلائے ہے
ناصحا بک بک کے میرا مغز ناحق کہائے ہے — مین تو چہ اوسکا نہین چہوڑون تجہکو کیا سمجہنا ہے
بوسہ دیتا ہے گل رخ کا جو وہ غنچہ دہن — شکل غنچہ ای صبا دل کی کہلا ہے سے

خانہ دشمن مین محسن انکا شاید ہے گذر
خود بخود اپنا دل آشفتہ کیون گہبرائے ہے

تمہین ہو آنکہون مین ایجان سمائے ہوئے — تمہین ہو خانۂ دل کو مرے بسائے ہوئے
ہوئے ہین خنجر ناز و ادا سے ہم زخمی — جگر کو تہام کے پہرتے ہین بلبلائے ہوئے
ہمارے سینہ مین ایجان دل و جگر دونو — تمہارے تیغ ادا کے ہین زخم کہائے ہوئے
ہوا ہے شوق شہادت جو اب گریبان گیر — چلے ہین کوچۂ قاتل مین سر جہکائے ہوئے

اوٹہا سکا نہ جسے آسمان بہی ای محسن
وہ بار عشق ازل سے ہین ہم اوٹہائے ہوئے

ہوئی ہو کیسلئے مجہپر خفا سنو تو سہی — ہوئی ہے کونسی مجہ سے خطا سنو تو سہی
ہمین یہ کرتے ہو مجبور و جفا سنو تو سہی — ہمین سے کہتے ہو مکر و دغا سنو تو سہی
عدو کے سامنے آتے ہو بے حجابانہ — کدہر گئی وہ تمہاری حیا سنو تو سہی
ہمین بہی کرنا ہے کچہ عرض حال دل اپنا — ہمارے پاس بہی آؤ ذرا سنو تو سہی

ہمیشہ پہرتے ہو بیتاب کس لیئے محسن
کسیکو آپنے کیا دل دیا سنو تو سہی

بغل مین آج وہ آرام جان ہے — دل ناشاد اپنا شادمان ہے
مژہ کہینچے ہوئے ہے تیر مجہ پر — لیئے ہاتہو میں وہ ابرو کمان ہے

ترا چاہ ذقن ہے چاہ بابل
سنا دیگا یہان تجھکو نہ پوچھ

کمان خط سے زہ و ہوان ہے
ہمارے منہ مین بھی صاحب زبان ہے

جھکا دے جلد محسن اپنی گردن
شہیدہ اوسکی تیغ امتحان ہے

جو بلائے جان عاشق آشنائی آپکی
کر سکے زندہ نہ مجھ بیجان کو اے شوخ مسیح
بیکلی سے بیکل ہے دل کو اے غنچہ دہن
جان و دل سو ہون تصدق آپکے چاہ ذقن

آشناؤن پر عیان ہے بیوفائی آپکی
دیکھ لی بس دیکھ لی معجز نمائی آپکی
جسنے دیکھی دست دشمن مین کلائی آپکی
ہر رگ و ریشہ مین ہے الفت سمائی آپکی

کسلیئے پھرتے ہین محسن آپ ہر دم آوارہ
بیٹھے بٹھلائے طبیعت کسپہ آئی آپکی

ہمارے رونے پہ اونکو بھی رقت آ ہی جاتی ہے
حسین کوئی ہو جب دیکھا تب آ ہی جاتی ہے
عبث ہے جستجو ہر دم دلا بے سود ہے کوشش
بہت چاہا کہ تجھکو بھول جاؤن اے گلعذار

مروت آ ہی جاتی ہے محبت آ ہی جاتی ہے
بدل قربان ہوتا ہون طبیعت آ ہی جاتی ہے
جو آنے والی ہوتی ہے وہ دولت آ ہی جاتی ہے
ولیکن یاد تجھکو تیری صورت آ ہی جاتی ہے

سوئے گور غریبان جب گذر ہوتا ہے او محسن
بشر کیسا ہی سنگین دل ہو عبرت آ ہی جاتی ہے

آہو کی سی آنکھین ہین ہے خوش نظر ایسی
بستر پہ تڑپتا ہون سدا صورت بسمل
دیکھا ہے مگر باغ مین اوس غیرت گل کو
گرمی ہے غضب کی دل پرشور مین میرے

چیتے کی بھی دیکھی نہین نازک کمر ایسی
اے جان ہے اب شدت درد جگر ایسی
بیتاب ہے کیون آج نسیم سحر ایسی
حدت تو کہان پائیگی نار سقر ایسی

بدنام ہو مطعون ہو جو پیش خلائق
دنیا مین چلے چال نہ محسن بشر ایسی

طبع اونکی بسکہ ہے مائل کبھی ایسی تو نہ تھی
غیر حالت مری اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی

اگر تو ہر بات میں تو تیغ دکھاتا ہے مجھے
تیری عادت بت قاتل کبھی ایسی تو نہ تھی

عکس رخ نے تری اے مہر بڑھا دی تنویر
روشنی مہر کا کل کبھی ایسی تو نہ تھی

دن شہادت کے مرے آئے ہیں شاید نزدیک
ہوس کوچہ قاتل کبھی ایسی تو نہ تھی

رونق افزا ہے ترے بزم میں محسن ہر ماہ
پیش ازین رونق محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

نہ مفلسی کی وحشت ہو نہ خوف تنگدستی ہو
عجب کچھ رنگ کی محسن ہماری فاقہ مستی ہے

بتوں کو دیکھ کر شان الٰہی یاد آتی ہے
ہماری بت پرستی زاہد و ایزد پرستی ہے

کسی دن جلوہ دیدار سے اپنے مشرف کر
ترے دیدار کو ایک عمر سے خلقت ترستی ہے

کسیکہ طالب لطف معانی ہم نہیں ہیں
جسے دیکھا تبھی پایا ان مائل صورت پرستی ہے

کبھی اس میں بہار آئی کبھی فصل خزاں آئی
کبھی آباد ہو محسن کبھی ویران یہ بستی ہے

وفا کی چاہتا ہے تم سے جفا کی
جو تھی شرط محبت خوب ادا کی

نہیں جو عالی طبیعت ہوں کہ تا شعر
رسائی ہو مرے فکر رسا کی

الجھتا ہے دل عاشق سے ہر دم
ترے گیسو میں شوخی ہے بلا کی

کیا ہے غیر کو جب ذبح تو نے
چھری دل پر مرے قاتل چلا کی

رسائی دست و پائے یار تک ہے
عجب تقدیر ہے رنگ حنا کی

بتوں میں ہے عیاں جلوہ خدا کا
عجب کچھ شان ہے اس کبریا کی

یقین ہے ایک دن اے محسن زار
ملے گا خاک میں یہ جسم خاکی

جدا مجھ سے ہوا جو وہ مہ جبین ہے
دل زار بیتاب و اندوہگین ہے

جگر خستہ ہے اور خاطر حزین ہے
مجھے چین فرقت میں اک دم نہیں ہے

تو مہتاب ہے یا کہ مہر مبین ہے
بشر ہے پری ہے کہ یا حور عین ہے

عجب آفت تو نے اے چرخ ڈالا
کہ میں ہوں کہیں یار میرا کہیں ہے

کہون چشم جانان کا کیا حال محسن
کبھی خشمگین ہے کبھی شرمگین ہے

جہان مین سبھونکو تری جستجو ہے
ترا دھیان ہے مجھکو ہر لحظہ ظالم
مے ناب ساقی ہوا دیدہ ہو تو
ترا نور روشن ہر اک ذرہ مین ہے

سبھونکی زبان پر تری گفتگو ہے
شب و روز تیری مجھے جستجو ہے
اگر آرزو ہے تو یہہ آرزو ہے
ہر اک گل مین ایگل ترا رنگ و بو ہے

معطر دماغ اوسکا ہر دم ہے محسن
جسے الفت گیسوئے مشکبو ہے

نہ رہی راہ کوئی یار کے گھر جانے کی
آجکل جوش جنون اوسکا بڑھا جاتا ہے
جبکہ زلف رسا تک ہے رسائی اوسکی
فرقت یار مین تاب ہے برسون ساقی

کوئی تدبیر بتا دے مجھے مرجانے کی
غیر حالت ہے بہت تیرے دیوانے کی
شان کچھ بڑھ گئی ہے نام خدا شانی کی
شکل اک عمر سے دیکھی نہین پیمانے کی

حیف جل جل کے وہ دیجانکو اپنی محسن
بزم مین شمع کو پروا نہو پروانے کی

میرے دود آہ سے ہین گنبد اخضر بنے
خانمان اپنا بگاڑا اسلئے اے ہمدمو
ہو ہر دندان جانان کی اگر لکھون صفت
وہ شکستہ دل ہون پیاسا جب کہ ٹوٹ جائے

اور شرار آہ سے ہر فلک اختر بنے
یار کے دل مین کسی صورت سے اپنا گھر بنے
ہو حذف ہر حرف ہر نقطہ مرا گوہر بنے
بعد مردن میری مٹی سے اگر ساغر بنے

بےطرح بگڑا ہے مجھسے آج یار جنگجو
دیکھئے جانبر ہے محسن کہ اب دلبر بنے

تو خدا سب کا ہے حق ہے خدائی تیری
ایصنم تجھپہ تصدق ہے دل جن و بشر
ہاتھون مین کف افسوس نہ ملتا ہرگز

دیتے ہین سنگ و شجر تک بھی دہائی تیری
شکل اللہ نے کیا خوب بنائی تیری
ہاتھ مین ہوتی اگر یار کلائی تیری

تو نگر غیر کی دلبستہ برائی ہر گز ٭ اے دل زار اسے مین ہے بھلائی تیری

تو تو اک عاشق نادار و حزین ہو محسن
محفل یار مین کیونکر ہو رسائی تیری

بجز آہ و فغان و نالہ و فریاد کیا کیجئے ٭ فراق یار مین چمن اے دل ناشاد کیا کیجئے
اگر تجھ سے دل اپنا ستم ایجاد کیا کیجئے ٭ عبث بیٹھے بٹھائے آپکو برباد کیا کیجئے
بہار آئی ہے گلشن مین کیا قید قفس مجھکو ٭ نہ دیجئے تڑپ کر جان تو اے صیاد کیا کیجئے
کہان پاؤنگا تجھ سا خوبصورت آج عالم مین ٭ نہ دل دیجئے تجھے تو اے ستم ایجاد کیا کیجئے

تمنا ایک بھی اپنی نہ بر آئی کسی صورت
گلہ بخت زبون کا محسن ناشاد کیا کیجئے

مرے حلقوم پر تیغ بت بیپیر پھرتی ہے ٭ اسے کہتے ہین قسمت اسطرح تقدیر پھرتی ہے
عبث دعوی کا ہے تجھکو مژہ مان چشم کا نہ ٭ ان آنکھون مین تو تصویر بت بیپیر پھرتی ہے
گئی فصل خزان ہے جواب فصل بہاری کی ٭ چمن مین شاد ہوکر بلبل دلگیر پھرتی ہے
تلاش یار ہر جائی مین ہر دم گردباد آسا ٭ ہماری روح بعد مرگ بے تقدیر پھرتی ہے

وہ قاتل تیغ کو کھولے ہوئے مقتل مین پھرتا ہے
اجل سر پر مرے اے محسن دلگیر پھرتی ہے

آج کل مجھ سے جو آزردہ مرا دلدار ہے ٭ موت بھی صورت سے میری دوستو بیزار ہے
کب ترے عارض پہ قاتل ابروئے خمدار ہے ٭ قتل عالم کو کیا جس سے یہی تلوار ہے
اب یہ دل پامال ہو دس سے جگر افگار ہے ٭ قہر ہے رفتار تیری اور بلا گفتار ہے
جن و انسان سب کہا مینے حاضر ہو وہان ٭ مرجع عالم مقرر آستان یار ہے
ترچھی نظرون سے جسے دیکھا وہ بسمل ہوگیا ٭ کیا ہی برش رکھتی اے قاتل تری تلوار ہے
مانگتا ہون بوسہ ابرو تو کہتا ہے وہ شوخ ٭ ایکدن تیرا گلا ہو اور مری تلوار ہے
عارض و گیسو و خال رخ کو دکھلا کر کہا ٭ یہہ حلب ہے یہہ حبش ہے اور یہہ تاتار ہے
آپکی صحبت کے قابل کیا نہیں مین خستہ دل ٭ میرے گھر مین آپکو آنے مین کیا انکار ہے

منہ جھکا کر غیر کو دیتے ہو بوسے ہر گھڑی
ایک مجھے دینے مین صاحب کیا نہین انکار ہی

وصف مہر عارض جانان ہے ای محسن علی
صفحۂ خورشید اپنا کاغذ اشعار ہے

مجھکو دیتا نہین کیون لا کی گلابی ساقی
ایک مدت سے مین جلتا ہون جانی ساقی

خانمان بیچکے بادہ کشی عالم مین
جسکے پینے سے ہوئی خانہ خرابی ساقی

گوکہ بیمار بشدت ہون مگر ساغر سے
مین تو مر جاتا ہون اللہ ہی شافی ساقی

جام لبریز کی پینے کی نہین تاب مجھے
ایک چلو ہے مرے واسطے کافی ساقی

بادہ پیتا ہون فقط غم شکنی کے خاطر
تو سمجھنا نہ مجھے مست و شرابی ساقی

جی مین گر آئے تو ایک جام پلا دے اوسکو
ہاتھ پھیلانے کا محسن نہین عادی ساقی

ساقی بغل مین ہات مین جام شراب ہی
موجود ایک جا قمر و آفتاب ہے

اوشہسوار عرصۂ خوبی دکھا جمال
عاشق ترا مسافر پا بہ رکاب ہے

گن گن کے تارے کاٹ رہے ہین شب فراق
حق مین ہمارے آج ہی روز حساب ہی

ہمکو حساب حشر سے اصلا نہین ہی خوف
ہادی ہمارا شافع روز حساب ہے

اسکا جواب تجھ سے نہ ہوگا کسیطرح
محسن ہر ایک شعر مرا لاجواب ہے

روشنی جیسی ترے جلوۂ رخسار مین ہی
روئے پر مین نہ تیغ مہر پر انوار مین ہے

دل چرا لیتا ہی آنکھون سے ملا کر آنکھین
طرفہ عیاری ہماری بت عیار مین ہی

کیا مزا دیتا ہی اے یار جھگڑنا تیرا
لذت قند مکرر تری تکرار مین ہے

دل شیدا کا مرے اور ٹھکانا ہی کہان
یعنی سینہ بجنت غم کاکل خمدار مین ہے

مین ہی تنہا نہین پابند بلا ای محسن
دل ہزارون کا پھنسا کاکل خمدار مین ہی

رخ جانان نظر و نسبی وہ رشک چمن ہی
چمن آنکھو نہین ایک پتر خار بن ہی

لٹوائی بہر شیرین جان شیرین
ترے خوش قامتی پر مین فدا ہون
کیا مانگون کو سیدھا تو ذراسی بات

عجب نادان تو ای کوہکن ہے
ڈھلا سانچے مین ہر عضو بدن کا
خدا کا تھا تیرا بانکپن ہے

ادا کرتا ہے مجنون کو سخن کا
مکان محسن اب رشک چمن ہے

جان تمہیں فدا صورت پروانہ کرینگے
بیتابی دل کیا ہے جب ضبط ہوا اپنا
اے شمع دل افروز تری آتش غم مین
خوش ہوکے اگر بوسہ ہمین دو گی تو لینگے

اے شمع جو جان کے پروانہ کرینگے
کیجیے تو ستم تیغ بھی تڑپا نہ کرینگے
پروانہ صفت جلنے کی پروا نہ کرینگے
ایمان خفا ہوگئے تو مانگا نہ کرینگے

ہم فقر کے دولت سے غنی ہوگئے محسن
خواہش تری اے دولت دنیا نہ کرینگے

مرا کیون حال پوچھین نامہ بر سے
ہوئے پنہان جو تم میرے نظر سے
خدا کے یاد کو دل سے بھلایا
کیا کس کے مکان کو تمنے آباد

اونھین کیا کام ہے میری خبر سے
بہینگے اشک اپنے چشم تر سے
لگا کر دل بتان سیمبر سے
کہان تھے جانجان تم کئے پہر سے

تمہارے دید کا طالب ہو محسن
اوسے دیکھو عنایت کی نظر سے

یارب بنا تو عاشق شاہ امم مجھے
اب چاہیے حضور کا لطف و کرم مجھے
ہون دولت وصال محمد سے بہرہ ور
زیر فلک وہ میکش عالی دماغ ہون

اصحاب و آل پاک کا دی داغ غم مجھے
اس چرخ نے دیا ہوا الم پر الم مجھے
خسرو کا گنج چاہیے نہ تخت جم مجھے
مانگون تو اپنا جام اجی دیکو جم سے مجھے

روز جزا مین اے دل محسن یقین ہے
دے گی نجات الفت شاہ امم مجھے

اثر ضرور ہے کچھ نالۂ رسا کے لیے
خبر ہے شرط بلا ریب جستجو کے لیے

بتو ستاؤ نہ آنا مجھے خدا کے لیے
زبان کو کھولونگا مین نہ بددعا کے لیے

عدو کو قتل کیا تو نے کس لیے قاتل
ہمارا حلق نہ تھا خنجر جفا کے لیے

کمان سینہ ہو بے یار جنت الماوا
قبول ہے ہمین دوزخ بھی آشنا کے لیے

نکلتے کوچۂ جانان سے ہم نداے محسن
نکالا اوس نے ہمین نالہ و بکا کے لیے

آغاز محبت مین ہون ناشاد ابھی سے
ہے قلب و جگر مائل فریاد ابھی سے

وہ چند ترا حسن جوانی مین بڑھیگا
دونا ہے صنم حسن خداداد ابھی سے

آیا نہین گلزار مین وہ سرو خرامان
جھک جانے لگا ہے قد شمشاد ابھی سے

اے بلبلو گو فصل بہاری ہے بہت دور
گلشن مین مگر جمع ہین صیاد ابھی سے

کل آئیگا وہ راحت جان تجھکو یقین ہے
ہے خاطر ناشاد بڑی شاد ابھی سے

شاگرد ہے گو حضرت ناسخ کا یہہ محسن
پر لوگ اسے کہتے ہین استاد ابھی سے

پھر اجل ہے کے زخمی کوچۂ زلف پریشان سے
مژہ و تیر سے مارا نگہ تیغ براّن سے

کر کے کیا ابر باران چار چشمی چشم گریان سے
سمندر پانی پانی ہے [illegible] سے

سنبھالو تیغ غمزہ کو بتو کہنا مرا مانو
خدا کو منہ دکھانا ہے [illegible] غریبان سے

[illegible]
بیان ہو نوح کا طوفان [illegible] چشم گریان سے

فراق یار مین جلکر ہے کیا دل تو اے محسن
جلا دونگا [illegible] آسمان کو آہ سوزان سے

رہینگے کبتک [illegible] کبتک بہار نکو
کہو تو کبتک تمہارے فراق مین نالہ و بکا کرین

بہین [illegible] نہ ہوگی ہمکو عزیز و صحبت
فلک ستمگر جناب یکبار ہماری دوا کرینگے

فراق سے کب ہے تاب ہمکو [illegible] ہے غضب ہمکو
دکھاؤ عارض شتاب ہمکو جھلکینگے جبتک [illegible] کرینگے

گلی مین تیری جا مینگے ہم نہ بار غم کو اٹھائینگے ہم
نہ دلکو شیدا بنائینگے ہم نہ نام الفت لیا کرینگے

کبھی دیکھیں گے شکل گیسو نہ آدمین مجھے شکل شانہ
دل حزین کو نہ اپنے محسن سپرد دم بلا کرین گے

متفرقات

نہین ہے دولت کی مجکو پروا نہین ہے حشمت کی کچہ تمنا
فراق جانان ستا رہا ہی ہزارون صدمہ دکھا رہا ہی
ادنہین ہے محسن جفا کی عادت نہین تحمل ہوا دریغا
تمام خلق اگر تجہ سے دلربا پھر جائے
نصیبا جاگ اوٹھے بخت بھی مرا پھر جائے
پھرے نہ بخت زبون اپنا بگمان محسن
مجھے جسدم خیال نرگس مستانہ آتا ہی
گذر جب ہی ہوا اُدہ بزم مین اے شمع تیرا
ٹھہر جائے دل مجھ پر محسن تو نہ مضطر ہو
تا دریار اگر اشک بہائے جائے
مجھے بھا گئی ہین ادائین تمہارے
بلاؤن سے ہو بڑھ کے ای گیسو تم
نہ بھولیگا محسن نہ بھولیگا محسن
تم رہو دور جو انکھون سے مرے اوٹھ پہر
جسطرح چاہو جو مجھکو ستاؤ بخدا
آپکو کچہ نہ ہوا دھیان ہمارا صاحب
دولت وصل سے کرتا تو ہو غیرونکو نہال
خریداریکو آئے نقد لیکے جان و دل عاشق
گلو تیرا دس پڑ جائے ہر یک شمشاد کٹ جائے
ضعف سے اوٹھ نہ سکے ہم وہ لگے جب جانے

اگرچہ محتاج ہون بظاہر طبیعت اپنی ولے غنی ہے
گردن کا اپنی کو آپ کشتہ بہ بات ولمین بکر ٹھنی ہو
وہان ہو ہر نظر کبر و نخوت یہان ہمیشہ فروتنی ہو
ولے مجال نہین تجہ سے دل مرا پھر جائے
گلے پہ آپ کا گر خنجر جفا پھر جائے
ہزار بار مرے سر سے گر ہما پھر جائے
تو کیا کیا جوش مین اپنا دل دیوانہ آتا ہی
نہ روشن شمع ہوتی پر نہ یان پروانہ ہوتا ہی
کوئی دم مین یہان ساقی لیکے پیمانہ آتا ہی
تو وے موتی کے ہر اک سمت لگائے جاتی
بھلا کیون نہ لون مین بلائین تمہاری
بلا ہین نہ کیون لین بلائین تمہاری
دوستے یاد ہین سب جفائین تمہاری
جان کس طرح مرے جسم مین پہچان رہی
دل مین باقی نہ تمہارے کوئی ارمان رہی
مدتون آپ پہ مرتے رہے قربان رہے
مین ہی عاشق ہون تمہارا ابھی کچہ دھیان کرے
نہ اک دن کی پہ یوسف کیطرح بازار مین آئے
جو وہ گل پیرہن سرو روان گلزار مین آئے
پیشوائی کے لئے اشک نکل چلن سے ڈھلے

چال کچھ اور ہی گفتار کا ہے ڈھنگ جدا — اندنون آپ تو اے رشک قمر چل نکلے
اشتقاق خوبون کے سزاوار ہین رقیب — ہوتے ہین ظلم یار کے مجھپر نئے نئے
چاہت نئی ہوئی ہے کسی نوجوان سے — محسن بنین گے شعر کے دفتر نئے نئے
غیرون کی تمہین چاہ مجھے چاہ تمہاری — کیا بات مری جان ہو واللہ تمہاری
ایکبار کبھو صبح کو آتے ہو کہان سے — ہم دیکھتے ہین شام سے یہان راہ تمہاری
دل سے خیال گیسوئے پیچان نکالیئے — یہہ آستین کے سانپ ہین انکو نہ پالیئے
دلکو تسکین مرے وصل سے طبیعت کو سرور — کیسی صورت نظر آجاتی ہے جو صورت تیری
باغ فردوس مین عاشق نہ ترا رہتا اوداس — ایک صنم حورون سے گر ملتی شباہت تیری
دیکھتا ہون مین جسے تیرا ہی دم بھرتا ہے — کون ہے جسکو نہین یار محبت تیری
ہوئے خلق افسانہ زبان کیسے کیسے — حسین کیسے کیسے جوان کیسے کیسے
نہ آتش نہ ناسخ نہ ستوا رہے محسن — ہوئے شاعر نکتہ دان کیسے کیسے
گذر ہوتا ترا ممکن نہین اے محسن محزون — کہا تھا محفل جانان مین تجھ کو بھی رسائی ہے
محسن بھی جم کے رہگیا مانند نقش پا — کوچہ مین اوسکے سیکڑون آئے چلے گئے

سلام

سہا جو کربلا مین آج شہ پر کیا مصیبت ہے — ستم ہے رنج ہے غم ہے قلق ہے سخت آفت ہے
لگا جب ذبح کرنے شمر تو حضرت نے فرمایا — نہین کچھ ہولین تیرے او لعین خوف قیامت ہے
ق
گلا یہ کسکا ہے مین کون ہون کسکی امانت ہون — نہ جانا یہ شہ عالم ہے سلطان امامت ہے
مسلمانی کا بھی اپنے نہین کچھ پاس ہے تجھکو — پڑھا کرتا ہے کلمہ اور یہ کیسی عداوت ہے
بلاکر گھر سے مجھکو قتل کرنے کو کمر باندھا — یہ کیسی میری خدمت ہے یہ کیسی میری عزت ہے
نہین معلوم ہے بیشک نواسہ ہون محمد کا — مجھے زور نبوت ہے مجھے زور ولایت ہے
کہا زینب نے جب آئی صدائے العطش لبیر — بھلا پانی دیا ہوتا کہ مختار شفاعت ہے
زمین سے تا فلک پہنچا ہے اونکے زور کا شہرا — کہ بیٹا ہے علی کا اور مان خاتون جنت ہے

نہ جنت او ٹھا کر لوٹ مانگی ویعا شہ نے
خدا بخشے اسے جنت مرے نانا کی امت ہو

پس مر کر دون وہ پائیگا صلہ مین باغ جنت کو
جسے کہتے ہین محسن وہ تو اک مداح حضرت ہو

رباعیات

علی کی شرافت کو بھلا محسن تو کیا سمجھا
مین سمجھا تاک کوثر وہی مصطفا سمجھا
جہان کے عقل حیران ہے علو جاہ مین اوسکو
کوئی بندہ او سے سمجھا کوئی اوسکو خدا سمجھا
ہمیشہ ہے عزت و ہمت کا ہے صفدر حیدر
دین و دنیا مین دو عالم کا ہے رہبر حیدر
کیون نہ آفات دو عالم سے رہا ہون محسن
رات دن ورد زبان رہتا ہے حیدر حیدر

جس نے حیدر کا مرتبا جانا
وہ دو عالم کا پیشوا جانا
بو تر کے لیئے کوئی جتن
نام حیدر لیا شفا جانا

قبر حیدر کی زیارت کا مجھے عشق جو تھا
قبر کو دیکھ کے اسکے مین خوب سمجھا
سر جھکائے ہوئے محسن در روضہ پہ گیا
دو قدم بھی نہ چلا تھا کہ یہ طاقت نہ رہا

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ہست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ہست

علی کے نام پر جن و بشر کی جان قربان ہے
نثار ہے جان و دل سب کا علی ہے دین و ایمان ہے
علی مختار دنیا ہے علی مظہر نام یزدان ہے
علی محسن ہے عالم کا علی کا سب جہان ہے

علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

سجع بنام نامی جناب منشی محمد اصغر حسین صاحب خلف الصدق جناب منشی محمد مراد حسین صاحب مرحوم حال مصنف

مرے ماموں صاحب جو ہین نیشر یعنی
حسن اونکو حامی ہین یاور حسین
سجع نام کا اونکے محسن ہے یہہ
محمد کے ہین سبط اصغر حسین

قطعات

قطعہ تاریخ تولد خواجہ حسن علی عرف خواجہ رستم علی پسر مصنف

ہوئے گھر میں فرزند پیدا جو ا — ہوئے دلکو میرے نہایت خوشی
لکھا با مسرت محسن نے سال — تولد ہوئے آج رستم علی

مادہ تاریخ تولد خواجہ حسین علی عرف آداب علی پسر مصنف

لخت جگر پیدا ہوا ہے ۱۲۹۷ھ

قطعہ تاریخ تولد ہمشیرہ خورد مصنف

خوشی دل کو محسن ہوئی بیطرح — تولد ہوئے جب کہ خواہر مری
کہا مصرعہ سال ہاتف نے یوں — تری نیک ہمشیرہ پیدا ہوئی

قطعہ تاریخ وفات جناب حکیم خواجہ احسان علی احسان کانپوری والد مصنف

قضا کی حضرت والد نے جس دم — جگر تیغ الم سے شق ہوا ہے
سن فصلی میں سال مرگ محسن — کہا دل نے وا دریغا کیا ہوا ہے
جو پوچھا دل سے میں نے سال رحلت — قضا کی اب مرے والد نے ہوا

قطعہ تاریخ وفات خواجہ امداد علی صاحب برادر کلان مصنف

بھائی صاحب نے کی قضا محسن — ہوش کیونکر رہیں بجا میرے
مصرعہ سال رو کے دل نے کہا — آہ بھائی نے کی قضا میرے

قطعہ تاریخ وفات جناب ہمشیرہ صاحبہ کلان مصنف

رحلت ہمشیرہ سے محسن علی — ہے مرے دلکو نہایت رنج و غم
حرف منقوط سے سن ہو آشکار — رنج ہو غم ہو قلق ہو دم بدم

قطعہ تاریخ وفات جناب منشی محمد مراد صاحب نانا مصنف

جب ہوا اے محسن کہا نانا نے میرے انتقال — حسرتا دردا دریغا آہ و ویلا ہائے ہائے
سال فصلی میں کہا موزوں تاریخ وفات — ہائے منشی ہائے منشی ہائے ہائے

مادہ تاریخ وفات جناب والدہ مصنف

ہوئے اب داخل خلد بریں ہائے
۱۳۰۴ھ در حرف منقوط

تقریظ دلپذیر نتیجۂ قلم جادو رقم مقبول ذوالمنن منشی خواجہ احمد حسن صاحب تخلص احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

الحمد للہ حضرت محسن نے گلزار سخن میں کیسے کیسے گلہاے مضامین کھلائے ہین کہ جسکی خوشبو نے دماغ ارباب مذاق معطر فرمائین ہین عرفی اگرچہ بوستان سخن سنجی مین شاعر یگانہ ہی مگر اس گلزار سخن کے مقابل مین اوسکا کلام بھی سبزۂ بیگانہ ہی فردوسی طوسی اگر نہ مرتا تو اس بوستان بے خزان کو چھوڑکر فردوس کی ہوس نکرتا واقعی ہر مصرع اس دیوان کا اعجوبہ ہی اور ہر بیت انتخاب بندشین چست ہین اور الفاظ درست فصاحت اور بلاغت سے معمور ہی تعقید و تعقیت کا کیا مذکور ہی نام تاریخی سفینۂ منتخب ہی نہایت انسب ہی نام نامی حضرت مصنف کا منشی خواجہ محسن علی صاحب تخلص محسن مولد آپکا مونگیر وطن آبائی کانپور ہی اسم گرامی والد ماجد کا حکیم خواجہ احسان علی صاحب تخلص احسان مشہور ہی جناب حکیم صاحب مرحوم فن طبابت مین ایسے کامل تھے علم حکمت مین بڑے فاضل تھے سقراط زمان تھے بقراط دوران تھے مصنف صاحب کو استفادۂ تلمذ ایسے گوہر بحر فضل و کمال سے حاصل ہے کہ جنکا شہرۂ سخندانی قریب ہے اسم مبارک اونکا جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب حسینی القادری اور تخلص انسخ ہو شاعر مسلم الثبوت و ہمہ دان ہین سخنور نکتہ پرور و فصیح البیان ہین لطف یہ ہی کہ حضرت مصنف معمر نہین بلکہ ماشاء اللہ نوجوان ہین لیکن کلام مین وہ صفائی اور مشاقی ہی کہ بڑے بڑے شعراے مشاق انکے ثناخوان ہین طبیعت خداداد ہی استاد اونکی امداد ہی یارب یہ گلزار سخن تیری بہار عنایت سے سرسبز ہین رشک باغ جنان ہی اور گلبن اس بوستان کا صرصر حوادث روزگار سے ہمیشہ محفوظ و برکنار رہی ایک قطعۂ تاریخ طبع دیوان سن عیسوی مین نظم کیا ہی فارسی والو نکا منہ چڑایا ہی فقط ۞

اے زہی عقل سلیم محسن عالی وقار — شاعری کردہ بدیوان یا بگل مضمون بسفت

چون نہ خندہ آورد کوشیدم در سال طبع — سن و این تاریخ گوئی این گل دیگر شگفت

فکر تاریخ سن طبعش ربود از دیدہ خواب — ناگہان شد چشم بند و خفتہ احمد بگفت

خواب بود او را کہ بخت خفتہ اش بیدار شد

آمدہ دیوان گل باغ سخن ہاتف بگفت

۱۸۸۳

بسبب قلت طمع دیوان سے اس مخمس و قطعہ تاریخ کا چہپنا باقی رہگیا تہا لہذا ہمراہ لوا تاریخ طبع دیوان او قطعہ سے چہپا

مخمس بر غزل جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب اسنح

کیا کہوں احوال میں اس قاتل خودکام کا
خون کیا ہے اسنے لاکہوں عاشق بدنام کا
رعب سے اسکے ہے زہرہ آب ہر ضرغام کا
شہرا پہیلا ہے جو اسکے سیہ خون آشام کا
ہوش اڑتا ہے فلک پر خوف سے بہرام کا

اب زمانہ جا چکا ہے راحت و آرام کا
سامنا رہتا ہے ہر دم رنجش و آلام کا
عشق گیسو میں ہوا قیدی بلا کے دام کا
عشق ہے مجہکو بس خط زمرد فام کا
سبز ہے یکسر وہ جوان آہ دل ناکام کا

حال رہا دوستو کب قابل ارقام ہے
آج کل بہ جہ نہایت خاطر ناکام ہے
دود دل سے اک قلم اب راحت و آرام ہے
دل مرا قیدی ہے وہ گیسوے مشکین فام
حلقہ گیسو ہے گویا قید خانہ شام کا

ہوں مریض ناتوان و زار و خستہ جگر
بستر غم پر پڑا رہتا ہوں میں آٹہوں پہر
اے طبیبو جلد لو بہر خدا میری خبر
روسکے یا زخم میں پیدا ہوا ہو درد سر
ہوگیا آثار اب تو وعدۂ انجام کا

آج ہم اس غیرت گلشن کی لکہتے ہیں صفت
سر سے تا پا اسکے زلف و چشم کی لکہتے ہیں صفت
ہو بہو اب گیسوے پرفن کی لکہتے ہیں صفت
اک قلم سے تم شکار افگن کی لکہتے ہیں صفت
ایسے خط پر گمان ہے حجت سر عالم کا

ہے مجلل نرگس چمن میں دیدۂ مخمور سے
ہے ضیا اسکے جبیں میں برق کے طبع طور سے
اسکا چہرا ہے کہیں بہتر عذار حور سے
خط جو ہوا یا تو تا تیر قوی زلف سے
صبح سان روشن ہوا ہے استرا حجام کا

گیسوے پرخم کا مجہکو عجب سودا رہا
جوش وحشت نے اسد شہر میں رسوا کیا
دل کے بہلانے کو گلشن سے بیابان کیا
باغ میں سنبل پہ جو کالا مار پیچان ہوا
وہ یہان جب آ گیا سنبل زلف عنبر فام کا

وصل حق سے ہیں گل مضمون شگفتہ سر بسر
ابر فکر شعر سے گلستان سخن میں سبزہ ہر
فکر عالی کا ہے میری چرخ ہفتم رہگذر
اس سے اڑ کر جا سینگے اب طائر معنی کدہر
مرغ سدرہ کانپتا ہے فکر رسا کے دام کا

فکر عالی کو کیا ہے حق نے خضر راہبر
دشت مضمون کا پتہ ملتا ہے مخمس سے مجہے
ہے یہ شعر حضرت استاد فرخندہ سیر
شاہد معنی تک ہوتا ہے مس اس سے گذر
فکر عالی زینہ ہے اسنح سخن کے بام کا

قطعات تاریخ از مصنف

قطعۂ تاریخ تولد فرزند ارجمند ڈاکٹر شرافت علی صاحب ساکن کلکتہ

دل اپنا ہوا اس سے بشاش محسن		ہوا جب کہ پیدا شرافت کا جایا
کہی ہے یہ فی الفور تاریخ ہجری	۱۲۰۶	شرافت کا لڑکا ہوا آج پیدا

قطعۂ تاریخ تولد خواجہ محسن علی عرف خواجہ رستم علی پسر کلان مصنف

ہو اک بیٹا ہوا پیدا جو		کرے خالق اسے سدا فیروز
ظہوری و معنوی ہیں یہ تاریخ	۱۲۷۶	ماہ کامل کے بست پنجم روز

قطعۂ تاریخ تولد دختر خورد مصنف

ہوئی ہے ملی جو ہمشیر محسن		کرے خالق اسے عالم میں ممتاز
لکھی تاریخ تھی دل کو جو خواہش	۱۲۷۳	ہوئی خواہر تولد آئی آواز

قطعۂ تاریخ طبع دیوان مولوی عبد الرؤف صاحب تسلیم شاگرد جناب مولوی ناسخ صاحب

چھپی نظم تسلیم کی سب پر درستو تو		ہوا دل شاد ہر اہل سخن کا شو
شمروشن عینک بے حرف منقوطا	۱۲۹۵	یہ نسخہ عجب گیا ہے خوب بولا

قطعۂ تاریخ تذکرہ صحیح ارم مولفہ جناب حافظ محمد علی نجف صاحب کیف ساکن لورسے

مضمون سے کل اس بنا لا کھون میں بہتر		کیونکر نہ کہیں اس کو یہ ہے جمع شعرا
تاریخ کا اسے محسن جس وقت خیال آیا	۱۲۹۱	خامے نے مرے لکھا زیبا سخن شعرا

قطعۂ تاریخ وفات خواجہ امداد علی برادر کلان مصنف

بڑے بھائی مرے جو تھے وہی شعور		سوئے خلد رخصت ہوئے وا اسے حیف
سن سنگہ میں ان کا سال وفات	۱۲۶۵	لکھو تم قضا کر گئے ہاے حیف ہو ہو

قطعۂ تاریخ وفات ظہوری خانم مادر والد ماجد حافظ عبد العزیز عفی عنہ

ظہوری نے جب دم کیا انتقال		مرے دل کو محسن ہوا غم بڑا
یہ سال رحیل محسن نے لکھا شتاب	۱۲۹۰	ظہوری ہوئے حیف ہے لکھ دیا
قضائے ظہوری نے جو محسن		مرے دل کو جب صدمہ ہوا
کہی ہے عیسوی سن میں یہ تاریخ	ولہ ۱۸۷۳	ظہوری حقیقی اب مر گیا ہے

قطعۂ تاریخ وفات بی بی آمنہ زوجہ قربان علی ڈاکٹر خادم درگاہ وجود شاہ صاحب

کہیں تاریخ جہاں کو آج افسوس	۱۲۸۸	جہان سے اٹھ گئی صاحب عصمت آمنہ
ہوئی مجھکو تلاش سال مرون		ہوئیں جب مورد رحمت آمنہ
کہا جنت سے یوں رضوان نے محسن		ہوئی ہیں داخل جنت آمنہ

قطعۂ تاریخ وفات جناب مولوی کرامت علی صاحب واعظ جونپوری شد

کرامت علی نام واعظ جو تھے		گئے سوئے جنت وا حیف حیف
کہی ہے یہ تاریخ مرون کی آج	۱۲۹۰	مرے مرشد رہنما حیف حیف

قطعۂ تاریخ وفات جناب مولوی احمد علی صاحب کہ مدرسہ عالیہ کلکتہ مدرس بودند

آغا احمد سے مبارک تو یہ سال وفات دل سے کہا	ولہ ۱۲۹۰ ھ	زیب باغ جنان ہوئے ہیں آج آغا احمد سے ہو سبھی ہیں کج
مدرس شیخ بو آغا احمد سے سن برگ فیصلے میں محسن لکھو	۱۲۹۰ ھ	گئے جانب خلد وہ ہائے واے مدرس کی آئی قضا وائے ولے

قطعہ تاریخ وفات جناب بیگم صاحبہ کلان مصنف

ہوئی جب حق خواہر نیک خو پئے سال ترحیل تب یک بیک	۱۲۷۵ ف	نوحہ آئی مرے دل پہ غم کی گھٹا ورد غیب سے آئی آج آئی ندا

قطعہ تاریخ وفات دختر نیک اختر جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب

رحلت اوستاد محسن تا شاد سال مردن کہا مرے دل نے	۱۲۹۵ ھ	داخل اب خلد میں ہوئیں بے کیف خواہر پارسا موئی ہیں حیف

قطعہ تاریخ وفات منشی رفیق الدین احمد صاحب متولی مسجد تالاب کلکتہ

دلا گلشن دہر کو چھوڑ کر کہا حرف منقوط میں سال تب	۱۲۹۵ ھ	سوئے خلد داخل ہوئے ہیں رقیب کہ جنت میں داخل ہوئے ہیں رقیب

قطعات تاریخ طبع و ترتیب دیوان از شعرائے ذی وقار

رقمزدہ قلم سحر رقم اکمل الکلام افصح الفصحا مخدوم الانام [illegible] جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الصمد [illegible] صاحب [illegible] تخلص [illegible]

جمع جو محسن نے کیے اپنے شعر مصرعہ تاریخ کہا فکر نے	۱۲۹۷ ھ	شاد رہو سے خاطر اہل ہنر آج مدون ہوئے اشعار تر

چکیدہ کلک گہر سلک افصح الفصحا [illegible] جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب استاد مصنف

چھپا مطبع میں جب دیوان محسن کہا یوں مصرعہ تاریخ دل نے	۱۳۰۱ ھ	ہوئی ہے مجھکو ہوس بے انتہا سب چھپا محسن کا دیوان ہے اب

از نتیجہ فکر بلند مشہور نزدیک و دور جناب خواجہ [illegible] صاحب تخلص [illegible] شاگرد جناب آتش لکھنوی

فضل خدا سے جبکہ ہو دیوان کا اختتام جیسے سرو فکر میں تاریخ کے گیا	۱۳۰۱ ھ	محسن کو دیجے جیسے [illegible] کیونکر ہو عید آئی ندا غیب سے شیرین سخن جدید

از شاعر نکتہ دان شیوہ زبان جناب منشی عبد الرحیم صاحب [illegible] شاگرد جناب حکیم سید محمد سجاد صاحب [illegible]

نظم محسن چھپی ہے حسن سے جو فکر تاریخ [illegible] کیا ہے امید	۱۳۰۱ ھ	سب خوان خلق جس کی تکبیر ہے لکھو دیوان خوب بہتر ہے

طبع زاد عالی جناب حافظ عبد [illegible] صاحب [illegible] شاگرد [illegible] مولوی [illegible] صاحب

چھپا کیا خوب یہ دیوان ہے خواجہ محسن کا پئے تاریخ طبع اس [illegible] جب فکر کی ہمنے	۱۳۰۱ ھ	جو نکلیں طبع سے کہتے ہیں بوستان سخن [illegible] ہمارے کلک نے لکھا گلستان سخن ہے یہ

از شاعر فرید و حید جناب حافظ عبد الحمید صاحب [illegible] شاگرد جناب مولوی [illegible] صاحب

ہے حمید اسکی کیا لکھوں تعریف مصرعہ سال طبع دل نے کہا	۱۳۰۱ ھ	ہے یہ دیوان عزت گلزار چھپ گیا آج دفتر اشعار

از نتیجۂ فکر نکتہ پرور والا جاہ جناب حافظ عبد العزیز صاحب عزیز شاگرد جناب مولوی الفتح صاحب

میرے مشفق خواجہ والا تبار ✣ اسے غضنفر میں نے بہ سال طبع ✣	۱۳۰۱ ع	نفضل حق سے اون کا دیوان چھپ گیا ✣ چھپ چکا ہے خوب دفتر لکھ دیا ✣

از شاعر خوش خلق و خوش گو جناب منشی عبد الصمد صاحب تخلص حسن شاگرد جناب مولوی الفتح صاحب برادر مصنف ✣ ✣ ✣

برادر ہیں جو میرے خواجہ محسن سلے ✣ جو سال طبع کے خواہان ہوئے ہو ✣	۱۳۰۱ ہجری	چھپا ہے منتخب دیوان اون کا ✣ لکھو تم نسخہ اشعار چھپا ✣ ✣

نازک خیال شیریں مقال جناب خواجہ محمد امین صاحب تخلص نکہت شاگرد جناب مولوی الفتح صاحب ✣

مثال اوسکے نہیں عالم میں پیدا ✣ سن نکہ میں اسے نکہت فورا ✣	۱۲۹۱ ف	یہ دیوان ہے نہایت پر فصاحت ✣ لکھو تاریخ تم کشف متانت ✣ ✣

از سخنور شیریں زبان حافظ قرآن جناب حافظ نعمت اللہ صاحب نعمت شاگرد جناب مولوی الفتح صاحب ✣

چہ دیوان است این دیوان محسن ✣ ✣ ز فکر خویش سے نعمت بہ تعجیل ✣	۱۳۰۱	بود ہر لفظ تقریر ستودہ ✣ ✣ بگو سالش چہ تحریر ستودہ ✣

از مصنف

فخر کیونکر کریں نہ سب شاعر ✣ تحریر میں سے جب لکھی تاریخ ✣	۱۲۹۱ ف	طبع دیوان ہوا ہے محسن کا ✣ آیت فخر مادہ نکلا ✣ ✣

غلط نامہ دیوان محسن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۵	اودل	اوسے	۱۹	۹	[illegible]	[illegible]	۲۵	۳	زمین	زمین پر	۴۵	۱۱	ہوسے	ہوسے
″	۱۱	اوصاف	اضافت	″	۷	[illegible]	[illegible]	″	۳	اٹھے	[illegible]	″	۱۲	زکو	ذکر
	۱۲	جاه	بجاه	″	۱۵	[illegible]	[illegible]	″	۱۵	ہوے	ہوئے	۴۶	۶	جرت	جرأت
۴	۱۹	[illegible]	[illegible]	″	۱۹	[illegible]	[illegible]	۲۷	۱۴	کہہ	بکہ	″	۹	[illegible]	[illegible]
″	۱۳	ابریں	[illegible]	″	۲۰	[illegible]	[illegible]	۳۰	۱۱	دلت	ذلت	۴۷	۱۱	ہوا ہے	ہوا دا سے
۵	۸	بالی ہیں	[illegible]	″	۳۰	[illegible]	[illegible]	″	۱۵	[illegible]	[illegible]	″	۲۰	زراسے	دراسے
″	۱۴	[illegible]	[illegible]	″	۳۳	[illegible]	[illegible]	″	۱۲	[illegible]	[illegible]	″	۲۱	[illegible]	[illegible]
۴	۱۵	[illegible]	[illegible]	۲۰	۵	[illegible]	[illegible]	۳۱	۹	[illegible]	[illegible]	″	۲۲	[illegible]	[illegible]
۶	″	[illegible]	[illegible]	″	۹	[illegible]	[illegible]	″	۱۸	[illegible]	[illegible]	۴۸	۳	[illegible]	[illegible]
۷	۱۳	جھکا دی	[illegible]	۲۱	۷	[illegible]	[illegible]	۳۳	۵	[illegible]	[illegible]	۴۹	۵	[illegible]	[illegible]
″	۲۳	[illegible]	[illegible]	۲۲	۱۱	[illegible]	[illegible]	۳۴	۱۲	[illegible]	[illegible]				
۸	۲	[illegible]	[illegible]	″	۱۲	[illegible]	[illegible]	″	۱۳	[illegible]	[illegible]				
۱۱	۵	[illegible]	[illegible]	″	۱۵	[illegible]	[illegible]	۳۵	۱۱	[illegible]	[illegible]				
۱۳	۶	[illegible]	[illegible]	″	۲۰	[illegible]	[illegible]	″	۱۲	[illegible]	[illegible]				
۱۳	۱۲	[illegible]	[illegible]	۲۳	۱۴	[illegible]	[illegible]	″	۱۵	[illegible]	[illegible]				
۱۳	۱۳	[illegible]	[illegible]	″	۱۳	[illegible]	[illegible]	۳۶	۱۳	[illegible]	[illegible]				
۱۵	۱۲	[illegible]	[illegible]	″	″	[illegible]	[illegible]	۳۷	۱۴	[illegible]	[illegible]				
۱۶	۱۱	[illegible]	[illegible]	۲۴	۱۱	[illegible]	[illegible]	″	۱۳	[illegible]	[illegible]				
۱۷	۱۴	[illegible]	[illegible]	۲۱	۱۲	[illegible]	[illegible]	۳۸	۱۲	[illegible]	[illegible]				
۱۷	۱۰	[illegible]	[illegible]	″	۱۹	[illegible]	[illegible]	۳۹	۱۲	[illegible]	[illegible]				
۱۸	۱۰	[illegible]	میں	″	۲۰	جانہ	جانہ	۴۲	۱۰	ہوگئے	اٹھا رہے				

اشتہار

اس دیوان کی قیمت امر مقرر ہے اور بحصول ڈاک ... صاحب خریدار جناب راہ خواجہ محمد محسن صاحب کلکتہ متصل مدرسہ عالیہ ذکان ... [illegible]